﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیْہِ مَنْ یَّشَآءِ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد12

جمعۃ المبارک 21/اکتوبر2005ء

17/رمضان المبارک1426ہجری قمری 21/اخاء 1384 ہجری شمسی

شماره 42

قبولیت دعا کامہینہ

حدیث میں آتا ہے کہ رمضان کی ہر رات اللہ تعالیٰ ایک منادی کرنے والے فرشتہ کو بھیج دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے کہ اے خیر کے طالب آگے بڑھ اور آگے بڑھ۔کیا کوئی ہے جو دعا کرے تا کہ اس کی دعا قبول کی جائے کیا کوئی ہے جو استغفار کرے کہ اسے بخش دیا جائے کیا کوئی ہے جو توبہ کرے تا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے۔(کنزل العمال)

﴿ارشادات عالیه سیدنا حضرت مسیح موعود علیه الصلوة والسلام﴾

روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اُسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو

......''تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں مگر جو تم میں سے بیمار یا سفر پر ہو وہ اتنے روزے پھر رکھے۔(شہادۃ القرآن باردوم صفحہ 38)

......''میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں''۔(الحکم جلد 15،نمبر3 مورخہ 24/ جنوری 1901ء)

......اس سوال کے جواب میں کہ جہاں چھ ماہ تک سورج نہیں چڑھتا روزہ کیونکر رکھیں۔فرمایا:

''اگر ہم نے لوگوں کی طاقتوں پر قیاس کرنا ہے تو انسانی قویٰ کی جڑ جو حمل کا زمانہ ہے مطابق کر کے دکھلانا چاہئے۔پس ہمارے حساب کی اگر پابندی لازم ہے تو ان بلاد میں صرف ڈیڑھ دن کا حمل ہونا چاہئے۔اور اگر ان کے حساب کی تو دوسو چھیاسٹھ برس تک بچہ پیٹ میں رہنا چاہئے اور یہ ثبوت آپ کے ذمہ ہے کہ حمل صرف ڈیڑھ دن تک رہتا ہے۔لیکن دوسو چھیاسٹھ برس کی حالت میں یہ تو ماننا کچھ بعید از قیاس نہیں کہ وہ چھ ماہ تک روزہ بھی رکھ سکتے ہیں۔کیونکہ ان کے دن کا یہی مقدار ہے اور اسی کے مطابق ان کے قویٰ بھی ہیں''۔(جنگ مقدس ، بحث 5/ جون1893ء)

......''تیسری بات جو اسلام کا رکن ہے وہ روزہ ہے۔روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔خدا تعالیٰ کا منشا اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اُسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلّی اور سیری کا باعث ہے۔اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے''۔

(الحکم جلد11 نمبر2 مورخہ 17/جنوری1907ء صفحہ 9)

......''روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا روح پر ہے۔نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتی ہے اس واسطے وہ افضل ہے۔روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہو سکتی ہے۔لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے اس میں کوئی شامل نہیں''۔(بدر جلد 10مورخہ 8/جون1905ء صفحہ 9)

ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا کہ روزہ دار کو آئینہ دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا:''جائز ہے''۔

اسی طرح ایک اَور سوال پیش ہوا کہ حالتِ روزہ میں سر کو یا ڈاڑھی کو تیل لگانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا:''جائز ہے''۔

سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کو خوشبو لگانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا:''جائز ہے''۔

سوال پیش ہوا کہ روزہ دار آنکھوں میں سُرمہ ڈالے یا نہ ڈالے؟ فرمایا:''مکروہ ہے۔اور ایسی ضرورت ہی کیا ہے کہ دن کے وقت سرمہ لگائے۔رات کو سرمہ لگا سکتا ہے''۔(بدر. جلد6 . نمبر6. صفحہ 14. مورخہ 7 /فروری 1907ء صفحہ4)

فرمایا کہ بے خبری میں کھایا پیا تو اس پر اس روزہ کے بدلے میں دوسرا روزہ لازم نہیں آتا۔

(الحکم جلد 11. نمبر 7. صفحہ 14. مورخہ 24 /فروری 1907ء)

''ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ مَیں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا اور میرا یقین تھا کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے اور مَیں نے کچھ کھا کر روزہ کی نیت کی۔مگر بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہو گئی تھی اب مَیں کیا کروں۔حضرت نے فرمایا کہ ایسی حالت میں اس کا روزہ ہو گیا۔دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اپنی طرف سے اس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں صرف غلطی لگ گئی اور چند منٹوں کا فرق پڑ گیا''۔

(بدر. جلد 6. نمبر7. مورخہ 14 / فروری 1907ء)

فرمودات خلفاء

ماہ رمضان اور انسان کی روحانی تکمیل

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جس قدر احکام شرع اسلام میں مقرر ہیں ان میں اسرار عجیبہ اور لطائف غریبہ غور کرنے سے معلوم ہو سکتے ہیں۔مثلاً یہاں پر جو شَهْرِ رَمَضَان واسطے صیام کے اللہ تعالیٰ کے کلام میں مخصوص فرمایا گیا اس میں ایک عجیب سرّ یہ ہے کہ یہ مہینہ آغاز سنہ ہجری سے نواں (9) مہینہ ہے۔یعنی 1۔محرم،2۔صفر،3۔ربیع الاول،4۔ربیع الثانی، 5۔جمادی الاول،6۔جمادی الثانی،7۔رجب، 8۔شعبان، 9۔رمضان۔ اور ظاہر ہے کہ انسان کی تکمیل جسمانی شکمِ مادر میں نو ماہ میں ہوتی ہے اور عدد نو کا فی نفسہٖ بھی ایک ایسا سہل عدد ہے کہ باقی اعداد اسی کے احاد سے مرکب ہوتے چلے جاتے ہیں۔لا غیر۔پس اس میں اشارہ اس امر کی طرف ہوا کہ انسان کی روحانی تکمیل بھی اسی نویں مہینے رمضان ہی میں ہونی چاہئے۔اور وہ بھی اس تدریج کے ساتھ کہ آغاز شہور ہجری سے ہر ایک ماہ میں ایام بیض وغیرہ کے روزے رکھنے سے بتدریج تصفیہ قلب حاصل ہوتا رہا......

حتی کہ نواں مہینہ رمضان شریف کا آ گیا تو اس کے لئے یہ حکم ہوا کہ ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾(البقرة:186) یہاں تک کہ مومن متبع کو روزے رکھتے رکھتے آخر عشرہ رمضان شریف کا بھی آ گیا۔پس اب تو ظلمات جسمانیہ اور تکدرات ہیولانیہ سے پاک وصاف ہو گیا تو عالم ملکوت کی تجلیات بھی اس کو ہونے لگیں اور طاق تاریخوں میں مکالمات الٰہیہ کا مورد ہو گیا اور یہی حقیقت ہے

لَيْلَةُ الْقَدْر کی جو آخری عشرہ میں ہوتی ہے۔اور اس کے لئے شارع اسلام نے تعیین لیلۃ القدر کی 27 شب مقرر فرما دی کیونکہ در صورت 29 دن ہونے شَهْرِ رَمَضَان کے وہی 27 شب آخری طاق شب ہو جاتی ہے۔جس میں تکمیل روحانی انسان متبع کے حاصل ہو سکتی ہے۔

اس لئے یہ شب 27 کی ایک عجیب مبارک شب ہے جس میں قرآن مجید بھی نازل ہوا۔کما قال اللہ تعالیٰ ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۔ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْر ۔ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ﴾ (القدر:2-4)۔ایضاً قال تعالیٰ ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ﴾ (الدخان :4) اور چونکہ یہ شب مبارک اور لیلۃ القدر دونوں رمضان شریف ہی میں ہوتی ہیں لہذا ان تینوں آیتوں میں کوئی اختلاف بھی باقی نہیں رہا۔

اور ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ میں ضمیر مذکر غائب کا مرجع اس لئے مذکور نہیں ہوا ہے کہ جملہ اہل کتاب یہود و نصاریٰ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اشد درجہ منتظر تھے کیونکہ تمام کتب میں آپ کی بشارات اور صفات حمیدہ موجود تھیں۔ اور اب تک موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ کا کلام آپ کے منہ میں ڈالا جانا بھی بائبل میں اب تک پایا جاتا ہے''۔ (خطبات نور صفحہ231-232)

موونگ ضلع منڈی بہاؤالدین کی احمدیہ مسجد پر نمازِ فجر کے دوران شرپسندوں کی اندھا دھند فائرنگ۔

نماز کی حالت میں 8 افراد شہید، 20 سے زائد زخمی

7/اکتوبر 2005ء کو نمازِ فجر کے وقت منڈی بہاؤالدین سے دس کلومیٹر دور ایک گاؤں مونگ کی احمدیہ مسجد میں اس وقت موٹر سائیکل سوار دہشت گردوں نے اندھا دھند فائرنگ کر دی جبکہ روزہ رکھنے کے بعد لوگ نمازِ فجر کی ادائیگی میں مصروف تھے۔ اور نماز کی دوسری رکعت ادا کر رہے تھے۔ فائرنگ سے دو افراد موقع پر ہی شہید ہو گئے جبکہ مزید چھ افراد نے ہسپتال پہنچ کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اس طرح اس وقت تک 8/افراد شہید ہو چکے ہیں۔ جبکہ 20/افراد زخمی ہیں۔ زخمیوں میں سے 12 سالہ بچے سمیت دو کی حالت نازک ہے۔ زخمیوں کو فوری طور پر منڈی بہاؤالدین اور کھاریاں کے ہسپتالوں میں منتقل کر دیا گیا۔ جبکہ ایک شدید زخمی کو لاہور میو ہسپتال بھجوا دیا گیا ہے۔ مونگ میں احمدی مسلمانوں کی تعداد 150 کے قریب ہے۔

شہید ہونے والے افراد کے نام درج ذیل ہیں:

(1) مکرم عابد خان صاحب ولد مکرم محمد اشرف صاحب، عمر 30 سال۔ (2) مکرم محمد اشرف صاحب ولد مکرم اللہ دتہ صاحب، عمر 73 سال۔ (3) مکرم یاسر صاحب ولد مکرم محمد اسلم صاحب، عمر 16 سال۔ (4) مکرم محمد اسلم صاحب ولد مکرم خوشی محمد صاحب، عمر 70 سال۔ (5) مکرم نوید صاحب ولد مکرم عبدالوحید صاحب، عمر 26 سال۔ (6) مکرم الطاف احمد صاحب ولد مکرم احمد خان صاحب، عمر 43 سال۔ (7) مکرم عبدالمجید صاحب ولد مکرم محمد خان صاحب، عمر 30 سال۔ (8) مکرم راجہ لہراسپ صاحب، عمر 34 سال۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 7/اکتوبر 2005ء میں اس نہایت افسوسناک سانحہ کا ذکر فرمایا اور احباب جماعت کو صبر کی تلقین فرماتے ہوئے شہید ہونے والوں کے لئے مغفرت کی دعا کی۔ حضور نے فرمایا کہ: ”آج صبح منڈی بہاؤالدین پاکستان کے نزدیک ایک جگہ مونگ رسول ہے جہاں صبح فجر کی نماز کے وقت جب احمدی نماز ادا کر رہے تھے دو دہشت گرد، دہشت گرد تو نہیں کہنا چاہئے، مخالفین احمدیت ہی ہوں گے، دہشت گردی تو آپس میں جب ان کی لڑائیاں ہوتی ہیں ان کے لئے دہشت گردی ہے ہم نے تو جواب نہیں دینا۔ ہمارے ہاں تو جو حملے کئے جاتے ہیں وہ اس لئے کہ ہم احمدی ہیں۔ بہرحال وہ مسجد میں آئے اور نمازیوں پر فائرنگ کر کے فرار ہو گئے۔ جس سے 8/احمدی شہید ہو گئے اور تقریباً 20 زخمی ہیں۔ شہید ہونے والوں میں دو بڑی عمر کے بزرگ تھے۔ ایک کی 70 سال اور دوسرے کی 73 سال عمر تھی۔ کچھ اور تفصیلات ابھی آنی ہیں۔ باقی تقریباً سارے نوجوان ہی تھے۔ ایک چھوٹا لڑکا بھی تھا جس کی عمر 16 سال ہے۔ ایک 12 سال کا بچہ بھی شدید زخمی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان شہداء کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے اور زخمیوں کو شفا عطا فرمائے۔ ان کے رشتہ داروں، عزیزوں اور سب احمدیوں کو صبر اور حوصلے کے ساتھ، یہ بہت بڑا صدمہ ہے، اس کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ ان مجرموں کو پکڑنے کے بھی خود سامان پیدا فرمائے۔ رمضان میں جہاں احمدی نیکیوں کے حصول اور خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔ یہ مُلّاؤں کے تربیت یافتہ نام نہاد مسلمان ٹولہ، سارے مسلمان تو ایسے نہیں ہیں ان میں سے ایک مخصوص ٹولہ ہے، یہ لوگ اپنی طرف سے یہ کوشش کر رہے ہوتے ہیں کہ احمدیوں کو قتل کر کے شاید ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن رہے ہیں۔ حالانکہ ان حرکات سے وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ کو آواز دے رہے ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کر رہے ہیں۔ احمدیوں کو اس لئے ظلم اور بربریت کا نشانہ بنایا جا رہا ہے کہ ہم نے ایک منادی کی آواز پر یہ کہا، زمانے کے امام کی آواز پر یہ کہا جس نے ہمیں بلایا کہ اللہ کی طرف آؤ اور ہم نے اٰمَنّا کہہ دیا۔ تو بہرحال اور تفصیلات آئیں گی تو انشاء اللہ کبھی ذکر کروں گا۔ فی الحال صبح ہی یہ واقعہ ہوا ہے زیادہ تفصیلات تو نہیں ہیں۔ لیکن ان دنوں میں جماعت کے لئے ہر شر سے بچنے کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ پاکستان، بنگلہ دیش، انڈونیشیا میں تینوں جگہوں پر خاص طور پر احمدی ظلم کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہر احمدی کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور دشمنوں کو کیفرِ کردار تک پہنچائے“۔

اسی روز نمازِ عصر کے بعد 4:15 بجے سہ پہر مونگ رسول میں مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے شہداء کی نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ربوہ، جہلم، گجرات، سرگودھا، راولپنڈی، سیالکوٹ اور گوجرانوالہ سے آئے ہوئے 1300 سے زائد افراد شامل ہوئے۔ اس کے بعد 6/افراد کی تدفین ان کے آبائی قبرستان مونگ رسول میں ہوئی۔ اور 2/افراد کی تدفین ان کے بعض لواحقین کے انتظار کی وجہ سے بعد میں ہوئی۔

اس افسوسناک خبر کو سن کر احمدیوں کے علاوہ اردگرد کے علاقوں سے قریباً 1500 سے بھی زائد افراد مصیبت زدگان کے غم میں شریک ہونے کے لئے اس دن مونگ میں جمع تھے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام شہداء کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے تمام لواحقین کو اس کی رضا کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور زخمیوں کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا سے نوازے۔

پاکستان میں صدی کا شدید ترین زلزلہ۔ ہزاروں افراد ہلاک، لاکھوں بے گھر

جماعت احمدیہ کی طرف سے متأثرین کی امداد کے لئے مہم کا فوری آغاز

زلزلہ میں عمومی طور پر جملہ احمدی خدا تعالیٰ کے فضل سے معجزانہ طور پر محفوظ رہے

8/اکتوبر 2005ء کو پاکستان میں ایک قیامت خیز زلزلہ آیا جس کے نتیجہ میں اب تک مرنے والوں کی تعداد وزارت داخلہ حکومت پاکستان کے مطابق 25 ہزار تک ہو گئی ہے اور 63000 سے زائد افراد زخمی ہو چکے ہیں۔ بالاکوٹ اور گڑھی حبیب اللہ میں 99 فیصد مکانات تباہ ہو گئے ہیں۔ ہزاروں افراد ملبے کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ مظفر آباد کے سی ایم ایچ میں 300 فوجی بھی جاں بحق ہوئے ہیں۔ سینکڑوں دیہات، سرکاری عمارتیں اور ہزاروں مکانات زمین بوس ہو گئے ہیں۔ ریکٹر سکیل پر زلزلے کی شدت 7.6 تھی۔ مظفر آباد، راولہ کوٹ، باغ، مانسہرہ وغیرہ علاقوں میں سخت تباہی واقع ہوئی ہے۔ ہزارہ ڈویژن قریباً 70 فیصد تباہ ہو گیا ہے۔ پاکستان میں اس صدی کا یہ بدترین زلزلہ ہے۔ اس بڑے زلزلہ کے بعد بھی After Shocks کے طور پر کئی جھٹکے آتے رہے۔ سردی، بارش اور یخ بستہ ہواؤں کی وجہ سے کئی مقامات پر امدادی کارروائیوں میں مشکلات پیش آ رہی ہیں۔

مکرم ناظر صاحب امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے بتایا ہے کہ ملک بھر میں زلزلے کی حالیہ خوفناک تباہی کے افسوسناک سانحہ پر جماعت احمدیہ کی طرف سے فوری امدادی مہم شروع کر دی گئی ہے۔ اور متأثرہ علاقوں میں نظام جماعت کے تحت جانے والی ٹیمیں مصروفِ عمل ہو چکی ہیں۔

اس مقصد کے لئے عطیات کی رقوم ”انسانی ہمدردی“ کی مدّ کے تحت وصول کی جا رہی ہیں۔ جس کے لئے مقامی جماعت کے سیکرٹری مال اور محصلین کے پاس یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں براہ راست عطیات کی رقم جمع کروا کر رسید حاصل کی جا سکتی ہے۔

احباب جماعت اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور زلزلہ کے متأثرین کے لئے دل کھول کر عطیات جمع کروانے کی اپیل ہے۔

آپ نے یہ بھی بتایا ہے کہ ملک میں حالیہ زلزلہ کے افسوسناک سانحہ کے موقع پر جماعت احمدیہ قوم کے غم میں برابر کی شریک ہے اور تمام متأثرین کے لئے ہمدردی کے جذبات رکھتی ہے۔

احباب جماعت دنیا بھر سے رابطہ کر کے اس سلسلہ میں استفسار کر رہے ہیں۔ بغرض اطلاع عرض ہے کہ اس خوفناک سانحہ میں عمومی طور پر جملہ احمدی خدا کے فضل سے معجزانہ طور پر محفوظ رہے ہیں۔ الحمدللہ۔

مظفر آباد سے آمدہ اطلاع کے مطابق ایک احمدی دوست مکرم عبدالاکبر صاحب کا مکان زلزلہ سے منہدم ہوا اور ان کے بھائی مکرم ڈاکٹر عبدالحنان صاحب کی ٹانگ پر فریکچر آیا ہے۔ دیگر اہل خانہ محفوظ رہے ہیں۔

لاہور کے ایک احمدی دوست مکرم چوہدری مسعود احمد وینس صاحب ابن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب جو کسی نجی کام سے اسلام آباد (مارگلہ ٹاورز) گئے تھے زلزلہ کے بعد سے تا حال لاپتہ ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اس افسوسناک سانحہ کے جملہ متأثرین کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

الم گزیدہ ہیں دامانِ دل دریدہ ہیں
ترے حضور میں آئے ہیں غم رسیدہ ہیں
دلوں کی بات زبانوں پہ آ نہیں سکتی
مثالِ موجِ ہوا رنگِ رخ پریدہ ہیں
مَیں اپنی دیکھتی آنکھوں کو کیسے دھوکہ دوں
چمن کے پھول تو افسردہ خوں چکیدہ ہیں
متاعِ کوچہ و بازار دیں ہے جن کے لئے
جہاں میں آج وہی لوگ برگزیدہ ہیں
نہ تیرا خوف دلوں میں ۔ نہ احترام ترا
ہیں بے لگام زبانیں دَہن دریدہ ہیں
ترے کلام کی خدمت بھی ناروا ٹھہری
مزاجِ اہلِ زمانہ سے آبدیدہ ہیں
نگاہ لطف بہ کن ۔ حال ما مپرس زِ ما
کہیں تو کیسے کہیں ہم زباں بریدہ ہیں
جو ربط خاص ہے تجھ سے کسی کو کیا معلوم
عدُو سمجھتا ہے ہم آہِ نارسیدہ ہیں
(ثاقب زیروی)

قرآن کریم کو خوش الحانی سے اور سنوار کر پڑھو

(مقصود احمد علوی، جرمنی)

{یہ رمضان کا مہینہ ہے۔ اس مقدس مہینہ میں نزول قرآن کا آغاز ہوا تھا۔ اس ماہ مبارک میں دنیابھر میں کثرت سے تلاوت قرآن مجید کی جاتی ہے۔ قرآن کریم کو تجوید کے ساتھ پڑھنا نہایت اہم ہے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پر مشتمل مضمون ہدیۂ قارئین ہے۔(مدیر)}

تجوید کیا ہے

تجوید کامادہ 'ج' 'و' اور 'د' ہے جس کے معنی صاف ستھرا اور اچھا کرنے کے ہیں۔ اس لحاظ سے تجوید کے معنی کسی کام کو عمدگی سے کرنے کے ہیں۔ علم التجوید کا مقصد اور غرض یہ ہے کہ قرآنِ کریم صحیح تلفظ سے پڑھا جائے تا تلاوت کرنے والے کو اس کا اجر وثواب پورے طور پر عطا ہو۔ حضرت علیؓ سے ترتیل کا مطلب دریافت کیا گیا تو آپ نے اس سے تجوید ہی مراد لیا اور فرمایا ترتیل سے مراد حروف کی تجوید ہے یعنی حروف کی عمدہ ادائیگی اور معرفتِ وقوف یعنی اوقاف کی پہچان کہ کہاں اور کیسے وقف کیا جائے۔ (الاتقان)

قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا﴾ (المزمل:4) یعنی قرآن کو خوب نکھار کر پڑھا کر۔ آنحضرت ﷺ کا اس فرمانِ الٰہی پر پورا پورا عمل تھا اور آپ قرآنِ پاک کی تلاوت نہایت عمدگی سے ٹھہر ٹھہر کر کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت امّ سلمہؓ سے مروی ہے کہ آنحضور ﷺ ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرتے تھے۔ آپ ہر حرف جدا جدا کر کے پڑھتے یعنی ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ پڑھ کر ٹھہر جاتے۔ پھر ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ پڑھ کر ٹھہر جاتے۔ پھر ﴿مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ﴾ پڑھتے۔ (ترمذی) دراصل اسی تحدید وتمدید کا نام تجوید ہے جسے عرفِ عام میں قراءت کہا جاتا ہے اور یہی ترتیل ہے جس کا ذکر قرآنِ کریم کی مندرجہ بالا آیت میں کیا گیا ہے۔

پس وہ معروف طریق جس پر عمل کر کے انسان قرآنِ کریم درست اور صحیح طور پر پڑھ سکے تجوید اور قراءت کا علم ہے۔ دراصل یہ نہایت ہی مبارک علم ہے کیونکہ یہ کلامِ الٰہی کی تلاوت کے متعلق ہے۔ قرآن کریم واضح اور فصیح عربی زبان میں ہے جو ہر قسم کی کجی اور خامی سے پاک ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ اسے اس طرح تلاوت کیا جائے جس طرح یہ نازل ہوا ہے۔ تجوید کوئی زیادہ مشکل علم نہیں ہے۔ معروف عربی طریق سے تلاوت کرنا ہی تجوید ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا کہ تم قرآنِ کریم کو عربوں کے لب ولہجہ میں پڑھو۔ (شعب الایمان، کتاب التاسع عشر، باب فی تعظیم القرآن)

اہلِ عرب میں تو قدرتی ملکہ تھا کیونکہ عربی اُن کی زبان تھی لیکن غیر عرب اقوام کو قرآنِ کریم کی قراءت میں غلطیوں سے بچانے کیلئے اس علم کی ضرورت پیش آئی۔

چنانچہ ابتداء سے ہی اشاعتِ اسلام کے مختلف ادوار میں خلفائے راشدین نے اس سلسلہ میں متعدد اقدامات کئے۔ سیّدنا حضرت عمرؓ کے عہدِ خلافت میں قواعدِ تجوید مرتّب کئے گئے اور حضرت عثمانؓ نے بھی اس حوالہ سے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔

اس علم کا سیکھنا غیر عربوں کیلئے خصوصی اہمیّت کا حامل ہے کیونکہ وہ عربی زبان سے عدم واقفیّت کی وجہ سے عربی حروف کی پوری معرفت نہیں رکھتے اور عربی زبان کی فصاحت و بلاغت کا تو یہ حال ہے کہ بعض اوقات آواز کے معمولی سے اتار چڑھاؤ سے عبارت کا مفہوم بدل جاتا ہے اور حروف کی آواز بدلنے سے یعنی حروف کو ان کے اصل مخارج سے ادا نہ کرنے کی صورت میں معنی غلط ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح وقف کرنے کے طریق سے عدم واقفیّت کی وجہ سے بھی آیات کے معنی اور مفاہیم میں ردّوبدل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس قسم کی تمام اغلاط سے بچنے کے لئے اس علم کا جاننا ضروری ہے۔

حسنِ قراءت

حسنِ قراءت کا مطلب ہے اچھی آواز سے قرآنِ کریم پڑھنا۔ آنحضور ﷺ فرماتے ہیں کہ: تم اپنی عمدہ آوازوں کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھو کیونکہ اچھی اور عمدہ آواز قرآنِ کریم کو حسن میں بڑھا دیتی ہے۔ فرمایا ہر چیز کے لئے ایک زیور ہوتا ہے اور قرآن کا زیور خوش آوازی ہے۔

(معجم الاوسط حدیث نمبر ۷۵۳۱)

ایک اور موقع پر فرمایا: جو شخص خوش الحانی سے اور سنوار کر قرآنِ کریم نہیں پڑھتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ)

حُسنِ صَوت سے قراءت میں تاثیر پیدا ہوتی اور سننے والے کو متاثر کرتی ہے لیکن محض حُسنِ صَوت، حُسنِ قراءت نہیں کہلا سکتی۔ خوش الحانی کی خاطر اگر قواعدِ تجوید کا خیال نہ رکھا جائے، حروف کے مخارج اور رموز واوقاف کو نظرانداز کر دیا جائے تو یہ جائز نہیں۔ یاد رہے اچھی آواز اور خوش الحانی فنِّ تجوید پر ایک زائد امر ہے جو اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ اگر کسی کی آواز اچھی نہ ہو تو تجوید کے قواعد کا خیال رکھتے ہوئے تلاوت کرنا ہی کافی ہے۔ ترنم کی طرف رجحان اس قدر بڑھتا جا رہا ہے کہ پڑھنے اور سننے والوں کی توجہ کلامِ الٰہی کی طرف کم اور آواز کے اتار چڑھاؤ کی طرف زیادہ ہوتی ہے۔ بعض تلاوت کرنے والے اپنے ترنم کو قراءت کے اصولوں کے مطابق نہیں رکھتے بلکہ ان امور پر اپنے خود ساختہ ترنم اور اپنی مرضی کی سروں کو مقدم کر لیتے ہیں حالانکہ اگر قراءت کے اصولوں کو مدنظر رکھا جائے تو تلاوت میں ایک قدرتی حُسن خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر عربی کے قواعد کو ملحوظ نہ رکھا جائے تو وہ تلاوت خواہ کیسی ہی سریلی اور مترنم آواز میں ہو عربی قواعد کی رو سے غلط اور غیر صحتمند ہوگی۔ تکلف اور تصنع سے صوتی حُسن متاثر ہوتا ہے اس لئے لازم ہے کہ جس طرح حروف و الفاظ کی ادائیگی ہونی چاہئے اُسی طرح کی جائے۔ بعض لوگ قراءت کے شوق میں 'ء' کو 'ع'، 'ک' کو 'ق' اور 'ہ' کو 'ح' بنا دیتے ہیں۔ اور بھی حروف ہیں جن کو اُن کے اصل مخارج سے ادا نہ کرنے کی وجہ سے اُن کی آوز میں عموماً فرق نہیں کیا جاتا اور ایسا کرنے سے الفاظ کے معنی یکسر تبدیل ہو جاتے ہیں۔ ذیل میں صرف تین مثالیں درج کی جاتی ہیں۔

الف: قُلْ (تو کہہ) کُلْ (تو کھا)

ب: عَلِیْمٌ (بہت جاننے والا) اَلِیْمٌ (دردناک)

ج: قَلْبٌ (دِل) کَلْبٌ (کتا)

ایک دفعہ حضرت مُصلح موعودؓ ایک تقریب میں تعلیم الاسلام کالج لاہور میں تشریف لائے۔ ایک دوست نے بڑی سریلی آواز میں نہایت مترنم اور خوش الحانی سے تلاوت کی مگر آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور حضور نے فرمایا آپ سب کا اس تلاوت کے بارے میں یہی تاثر ہوگا کہ بہت عمدہ اور مترنم اور سریلی آواز میں تلاوت کی گئی ہے مگر جہاں تک عربی زبان کے طبعی اور قدرتی اصولوں کا تعلق ہے یہ تلاوت سر تا پا اغلاط سے پُر اور غلط تلاوت تھی۔ اس کے بعد حضور نے عربی زبان کے بعض قواعد وضوابط بیان فرمائے جن کو مدنظر رکھنا تلاوتِ قرآنِ کریم کے لئے بہت ضروری ہے۔

(ماہنامہ انصاراللہ ربوہ فروری ۱۹۹۲، صفحہ ۱۸)

آنحضور ﷺ خود بھی بہت خوش الحانی سے قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو نمازِ عشاء میں سورۃ التین تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ میں نے کسی کو اتنا اچھا قرآن پڑھتے نہیں سنا جس کی آواز آنحضور ﷺ سے زیادہ اچھی ہو۔

آنحضور ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں پر رشک کرنا چاہئے۔ ایک وہ جسے خدا تعالیٰ قرآن سکھائے اور وہ دن اور رات کے اوقات میں اس کی تلاوت کرتا ہو یہاں تک کہ اُس کا ہمسایہ متاثر ہو کر کہے کہ اے کاش مجھے بھی اس طرح قرآن پڑھنا آتا اور میں بھی ایسا کرتا۔

(بخاری، کتاب فضائل القرآن)

صحابہ کرامؓ قرآن کے اتنے عاشق تھے کہ قرآنِ کریم میں ڈوب کر نہایت خوش آوازی سے اس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کا مشہور واقعہ ہے کہ آپ اپنے گھر میں تلاوت فرماتے تو اردگرد کے لوگ خوب متاثر ہوتے اور جھمگٹا لگا کر آپ کی خوبصورت آواز میں تلاوت سنا کرتے۔ حضرت سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ بہت خوش الحانی سے قرآن پڑھتے تھے۔ ایک دفعہ آنحضور ﷺ اور حضرت عائشہؓ اپنے حجرے کی طرف جا رہے تھے کہ حضرت عائشہؓ نہایت خوبصورت تلاوت سننے کے لئے رُک گئیں۔ جب آنحضور ﷺ کو معلوم ہوا تو رداء مبارک سنبھالتے ہوئے باہر تشریف لائے اور حضرت سالمؓ کی خوبصورت تلاوت سنتے رہے۔ آپ ﷺ بہت زیادہ خوش ہوئے اور خدا تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور فرمایا الحمدللہ جس نے میری امت میں تم جیسے آدمی کو پیدا کیا۔

حضرت مُصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"وہ (صحابہ) اپنی مجالس میں رات دن قرآن پڑھتے اور پڑھاتے تھے۔ چنانچہ حافظ ابویعلیٰ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ ابوموسیٰ اپنے گھر میں بیٹھے ہیں اور بہت سے لوگ ان کے اردگرد جمع ہیں اور وہ ان کو قرآن یاد کرا رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم مجھے وہاں کسی ایسی جگہ بٹھا سکتے ہو جہاں سے وہ لوگ مجھے نہ دیکھ سکیں۔ اس نے کہا: ہاں۔ اس پر وہ شخص رسول اللہ ﷺ کو لے گیا اور گھر کے ایک ایسے کونے میں بٹھا دیا جہاں آپ لوگوں کو نظر نہ آتے تھے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ابوموسیٰ کی قراءت سنی تو وہ بالکل درست تھی اور وہ بہت اچھی طرح قرآنِ کریم پڑھ رہے تھے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ تو حضرت داؤدؑ کے (سروں کی طرح) خوبصورت طریق پر قرآن پڑھ رہا ہے۔ (دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ ۲۷۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآنِ کریم کے سچے عاشق تھے یہاں تک کہ قرآن آپ کی روح کی غذا بن گیا تھا۔ ایک دفعہ آپ سیر کی لئے تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ حافظ محبوب الرحمان صاحب بھی تھے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ قرآنِ کریم اچھا پڑھتے ہیں اسی واسطے ان کو یہاں رکھ لیا ہے کہ روزانہ ان سے قرآن سنا کریں گے۔ مجھے بہت شوق ہے کہ کوئی شخص صحیح اور خوش الحانی سے قرآنِ شریف پڑھنے والا ہو۔ پھر نہایت سادگی سے آپ ایک کھیت کے کنارے بیٹھ گئے اور حافظ صاحب موصوف نے نہایت خوش الحانی سے سورۃ الدھر پڑھی۔ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۵۵)

آپ نے فرمایا: "قرآنِ شریف کو بھی خوش الحانی سے پڑھنا چاہئے۔ بلکہ اس قدر تاکید ہے کہ جو شخص قرآنِ شریف کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔ ایک اور موقعہ پر فرمایا: "خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنا بھی عبادت ہے"۔ (الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

"اچھی آواز نئے مطالب حاصل کرنے میں مدد کرتی ہے۔ اس لئے رہا سے اچھی آواز سے پڑھنا ضروری ہے ....مترنم آواز سے پڑھنا آپ کی اندرونی کیفیّات کو جگا دیتا ہے، آپ کے اندر تموّج پیدا کرتا ہے اور اس تموّج کے ساتھ قرآنِ کریم کے مطالب ہم آہنگ ہو کر پھر آپ کے لئے نئے نئے مضمون ڈھونڈ کر لاتے ہیں، نئی روشنی عطا کرتے ہیں"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآنِ کریم سیکھنے اور سکھانے کے کام کو باقاعدہ ایک نظام کے تحت منظّم طریق سے چلانے کے لئے ہر سطح پر تعلیم القرآن و وقفِ عارضی کے نام سے ایک شعبہ قائم فرمایا ہے۔ اس شعبہ کے تحت افرادِ جماعت کو درست تلفظ کے ساتھ ناظرہ قرآنِ کریم، اس کا ترجمہ اور تفسیر سکھانے کے لئے ہر ملک میں مختلف قسم کے پروگرام بنائے جا رہے ہیں۔ یہ کیا ہی مبارک کام ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پروگراموں کو کامیاب فرمائے اور ہم سب کو ان سے پورا پورا استفادہ کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"قرآن شریف کی تلاوت کی اصل غرض تو یہ ہے کہ اس کے حقائق اور معارف پر اطلاع ملے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرے۔ یاد رکھو قرآن شریف میں ایک عجیب وغریب اور سچا فلسفہ ہے۔ اس میں ایک نظام ہے جس کی قدر نہیں کی جاتی۔ جب تک نظام اور ترتیبِ قرآن کو مدنظر نہ رکھا جائے اور اس پر پورا غور نہ کیا جائے قرآن شریف کی تلاوت کے اغراض پورے نہ ہوں گے۔

(الحکم 31/مارچ 1901ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے دلوں میں قرآنِ کریم کی محبت قائم رکھے اور اپنے خاص فضل سے درست تلفظ اور سوز وگداز کے ساتھ اس کی تلاوت اور اس کی پاکیزہ تعلیمات کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

﴿اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ (التوبۃ:18)

بینن (مغربی افریقہ) میں
مانیگری کے مقام پر نوتعمیر شدہ مسجد کا افتتاح

(رپورٹ: ناصر احمد محمود)

مانیگری بینن کے وسط مغرب میں ڈونگا ڈیپارٹمنٹ کا ایک گاؤں ہے جو Bassila شہر سے جانب مغرب سات کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس گاؤں میں پہلی بار جماعتِ احمدیہ کے بارے میں مکرم یعقوب عثمانو صاحب نے ۱۹۸۵ء میں کوتو نو سے آکر خبر دی کہ سنا ہے کہ اسلام میں ایک جماعت ایسی ہے جو کہتی ہے کہ مسیح آگیا ہے۔ اس خبر سے لوگوں کے اندر جستجو تو شروع ہوگئی مگر کہاں کوتونو اور کہاں مانیگری کا فاصلہ بہرحال اگلے سال 1986ء میں مکرم آکوبی عبدالکریم صاحب اور الحسن آریموصاحب مرحوم اس علاقہ میں آئے اور احمدیت کی تبلیغ کی جس سے مانیگری کے چھ افراد نے احمدیت کو قبول کیا۔ ان لوگوں کا تبلیغ کرنا ہی تھا کہ گردونواح کے ملّاں حضرات اٹھ کھڑے ہوئے۔ احمدیوں کو کافر کہتے اور ان چھ سرکردہ افراد کے ساتھ ان کے گھروں سے بھی میل جول بند، ان کے ساتھ کھانا کھانا، یا انہیں کھانا دینا ممنوع، اس طرح ان کے سلام کا جواب دینا جرم بلکہ کفر سمجھا جانے لگا اور ایک قسم کا بائیکاٹ ہوگیا۔ جب یہ لوگ دیگر مسلمانوں کی مساجد میں نمازیں پڑھنے سے بھی روک دیئے گئے۔ تو ایک بادشاہ کے گھر کے برآمدے میں نماز پڑھنی شروع کردی۔ جب مخالفت زوروں پر ہوئی تو وہاں سے بھی نکال دیا گیا۔ پھر ان چھ افراد میں سے ایک صاحب نے اپنا گھر جو دو کچے کمروں پر مشتمل تھا، کا ایک کمرہ عبادت کے لئے مسجد کے طور پر وقف کردیا۔ تب سے اس کمرے میں احمدی اپنی عبادت بجالاتے رہے۔ حتی کہ 2001ء میں مکرم حافظ احسان سکندر صاحب (امیر جماعت) نے مسجد تعمیر کرنے کا کہا۔ اس وقت اس علاقہ کے مبلغ سلسلہ مکرم خالد محمود شاہد صاحب نے محترم امیر صاحب کے فرمان پر سارا جائزہ لے کر رپورٹ پیش کی جس پر کارروائی شروع ہوئی۔ اور ہمارے لوکل مشنری مکرم عبدالعزیز جو کہ مانیگری میں تعنیات ہیں ان کی زیرنگرانی تعمیر کا کام شروع کروادیا گیا۔ اس مسجد کا سنگ بنیاد 2003ء میں مکرم خالد محمود شاہد صاحب مربی سلسلہ نے رکھا اور پھر مقامی لوگ آہستہ آہستہ وقارعمل اور Contribution کرتے اور وقفہ وقفہ سے اس کی تعمیر کا کام کرتے رہے۔ بالآخر امسال اللہ کے فضل سے یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ الحمدللہ۔

یادرہے کہ بینن ایک بارانی ملک ہونے کی وجہ سے یہاں کی اکثر مساجد اور گھر اِلّا ماشاء اللہ اینٹ پتھر کی دیواروں کے ساتھ ٹین کی چھتوں اور پلانوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس کی ایک وجہ لوگوں کی غربت کے ساتھ ساتھ تعمیر کا مہنگا ہونا بھی ہے۔

یہ مسجد 15x13 مربع میٹر کے ہال اور 3x15 مربع میٹر برآمدہ کے رقبہ پر مشتمل ٹین کی چھت کے ساتھ تیار کی گئی ہے۔ اس پر کل خرچ ۵ ملین فرانک سیفا سے زائد ہوا۔ جس کا تین ملین فرانک سیفا کا حصہ جماعت نے دیا۔ اور تین ملین فرانک سیفا سے زائد مقامی لوگوں نے محنت مزدوری وقارعمل اور Contribution کے ذریعہ پورا کیا۔ یوں اس علاقہ میں ایک کھلی مسجد بن گئی جس کا افتتاح مورخہ ۲۸ مئی 2005ء کو محترم امیر صاحب بینن نے کیا۔ اس افتتاحی تقریب میں امیر صاحب کے ہمراہ 5 مبلغین کرام 8 بزرگانِ جماعت کے علاوہ علاقہ کے چیف، بادشاہ اور کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقوں کے نمائندگان نیز ڈائریکٹر تعلیم اور ریڈیو ڈائریکٹر بھی شامل تھے۔

لوکل مشنری مکرم عبدالعزیز صاحب نے اس کی افتتاحی تقریب کے لئے خاصی محنت کی۔ مسجد کے ساتھ سائبان لگا کر بیٹھنے کا عمدہ اہتمام تھا اس موقع پر ان کی انتظامیہ نے کڑھائی کئے ہوئے سفید لباس پہن رکھے تھے جو کہ ان پر خوب جچ رہے تھے۔

تقریب کا آغاز 10:30 بجے صبح تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت و ترجمہ کے بعد اطفال و ناصرات نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ترانہ گایا اور پھر محترم امیر صاحب نے چیف کو ساتھ لے کر لوائے احمدیت اور لوائے بینن لہرائے۔ نعرہائے تکبیر، اسلام احمدیت اور محمد رسول اللہؐ کے نعروں نے ماحول کو ایک دم سے خوشنما بنا دیا۔ 11:00 بجے محترم عبدالعزیز صاحب لوکل مشنری مانیگیری نے اپنے علاقہ میں جماعتی سرگرمیاں بیان کیں جس کے بعد وہاں ایک مخلص اور فدائی خادم آکوبی خالد صاحب نے مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں کئے گئے اخراجات اور لوکل افراد کی مال، وقت اور محنت پر مبنی قربانیوں کی اثر انگیز رپورٹ پیش کی۔ اس موقع پر جماعت مانیگری نے بچوں کی تربیت پر مبنی ایک چھوٹا سا پروگرام یوں پیش کیا کہ چند بچے بلا کر بعض سے قرآنِ کریم کے مختلف حصوں کی تلاوت کروائی اور بعض سے دینی معلومات پر مبنی سوالات کئے اور دعائیں سنیں۔ حاضرین اس بات پر بڑے حیران تھے کہ ۶ سال کی عمر کے بچے نے مکمل نماز، پھر وضو سے پہلے اور بعد کی دعا، سورۃ کوثر، سورۃ الناس سنائیں۔ اس پروگرام کے بعد علاقہ کے چیف نے تقریر کی اور کہا کہ جب احمدیت یہاں آئی تھی تو اسے قبول کرنا آسان نہ تھا۔ مگر دن بدن اس کی تعلیم لوگوں پر روشن ہوگئی مگر آج بھی بعض بدقسمت مخالف ہیں اور آج بھی یہاں کے بعض امام اس تقریب میں اس لئے نہیں آئے کہ اس مسجد کی تعمیر سے انہیں خوشی نہیں ہوئی۔

پھر مانیگری کے بادشاہ نے اپنی تقریر میں احمدیت کی تعلیم اور اسکی ہر آن ترقی پر خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ سچے ہیں کیونکہ انکا ہر قدم ترقی کی طرف گامزن ہے۔

ان کے بعد اس تقریب میں عیسائی فرقوں کیتھولک اور پروٹیسٹنٹ کے نمائندوں نے اپنی تقاریر میں کہا کہ بظاہر تو ہمارا یہاں آنا عجیب لگتا ہے مگر احمدیوں کے اخلاق، رواداری اور بھائی چارہ نے ہمیں یہاں آنے پر مجبور کردیا ہے۔ کیونکہ یہ ہماری ہر خوشی میں شریک ہوتے ہیں آج ہم بھی اس لئے ان کی خوشی میں شریک ہونے آئے ہیں۔

پھر محترم مکرم عیسی داؤد صاحب نائب امیر بینن نے اپنی تقریر میں تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے احمدیت کی ترقی اور جماعتی تربیت پر اللہ کا شکر ادا کرنے کی تلقین کی اور شکر کا معیار اپنی عبادات کو پوری توجہ سے ادا کرنے کو قرار دیا اور نصیحت کی کہ ترقی ہمیشہ صبر پر مبنی ہوتی ہے۔ اس تقریب میں جماعت ٹوگو کے صدر مکرم عبدالقدوس صاحب، مبلغ سلسلہ اور محترم عرفان احمد صاحب مبلغ سلسلہ بھی تشریف فرما تھے۔ ٹوگو کی نمائندگی میں محترم صدر جماعت کو بھی دعوتِ کلام دی گئی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں مسجد کی تعمیر پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ مجھے جس چیز نے آج کی محفل میں متاثر کیا ہے وہ اس مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں ہونے والے اخراجات میں آپ کی قربانیاں ہیں کہ نصف سے زائد کا خرچ آپ لوگوں نے برداشت کیا ہے۔

آخر پر امیر صاحب بینن مکرم خالد محمود صاحب شاہد مبلغ سلسلہ نے سب کا شکریہ ادا کرنے کے بعد حاضرین مجلس کو حضرت اقدس مسیحِ موعودؑ سے جو اللہ تعالیٰ نے وعدے کئے اور پورے ہوئے اور آج تک ہوتے چلے آرہے ہیں۔

مکرم امیر صاحب بینن نے مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِداً والی حدیث کی تشریح کرتے ہوئے مسجد کو آباد رکھنے اور اس کے حقوق ادا کرنے اور خدا کے اس گھر کی تعمیر سے روحانی اور تربیتی و علمی و دینی فوائد نہ صرف خود اٹھانے بلکہ اپنے بچوں کو بھی ان کے حصول کی عادت ڈالنے کی تلقین کی۔ اس تقریب کے اختتام پر ایک بچی نے الوداعیہ اور دعائیہ نظم فرنچ زبان میں پیش کی جسکا مضمون یہ تھا کہ اے امیر صاحب اور جماعۃ المسلمین اپنے قدم آگے سے آگے بڑھاتے چلے جاؤ کہ ہم سب تمہارے ساتھ ہیں۔ ہم ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی زمینی و آسمانی تائیدات بھی آپ کے ساتھ ہیں۔

مذکورہ بالا کارروائی کے بعد ایک بج کر پانچ منٹ پر بعد دوپہر محترم امیر صاحب، صدر جماعت اور علاقہ کے چیف نے فیتہ کاٹا اور مسجد میں نعرہائے تکبیر لگاتے ہوئے اور درود شریف کا ورد کرتے ہوئے سب داخل ہوئے اور پھر اجتماعی دعا ہوئی۔ جس کے بعد حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے والوں کو اجرعظیم سے نوازے اور انکے ایمان، اخلاص میں برکت ڈالتے ہوئے ان کے دلوں کو ہمیشہ اپنے گھر کے ساتھ اٹکائے رکھے تا سبھی خدا کے خالص عبادتگزار بندے بن جائیں۔ (آمین ثم آمین)

❁❁❁❁❁❁

دعائیں کرو

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک شخص کو کہا کہ سوتے وقت یہ دعائیں کرو۔ اور بتایا کہ یہ دعا انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی تھی۔

”اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِیْ وَاَنْتَ تَتَوَفَّاھَا۔ لَکَ مَمَاتُھَا وَمَحْیَاھَا۔ اِنْ اَحْیَیْتَھَا فَاحْفَظْھَا وَاِنْ اَمِتَّھَا فَاغْفِرْ لَھَا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ۔“

ترجمہ: اے اللہ تُو نے ہی میرے وجود کو پیدا کیا اور تُو ہی اسے وفات دے گا۔ اس کی زندگی و موت تیرے اختیار میں ہے۔ مولیٰ! اگر تُو مجھے زندہ رکھے تو حفاظت فرمانا اور اگر مجھے موت دے تو بخشش کا سلوک کرنا۔ اے اللہ! مَیں تجھ سے عفوودرگزر اور عافیت و سلامتی کا طلبگار ہوں۔

❁❁❁❁❁❁❁

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم کو جب کوئی مصیبت اور بے چینی ہوتی تو یہ دعا پڑھتے۔ ”یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ“۔

ترجمہ: اے زندہ و قائم خدا۔ تیری رحمت کا واسطہ دے کر مَیں تجھ سے مدد کا طالب ہوں۔

❁❁❁❁❁❁❁

حضرت عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جو شخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھے اور یہ دعا کرے تو وہ اس مصیبت سے محفوظ رکھا جائے گا۔

”اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ۔ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا“۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس مصیبت سے محفوظ رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی پیدا کردہ بہت زیادہ مخلوق پر فضیلت بخشی۔

❁❁❁❁❁❁❁

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی کٹھن امر درپیش ہوتا تو یہ دعا کرتے:

”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ جَھْدِالْبَلَآءِ وَدَرْکِ الشَّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَآءِ“۔

ترجمہ: اے اللہ! مَیں ابتلاء کی مشکل سے اور بدبختی کی پکڑ سے اور تقدیر شر سے اور دشمنوں کے اپنے خلاف خوش ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ ربوہ
☆ ریلوے روڈ: 0092 4524 214750
☆ اقصیٰ روڈ: 0092 4524 212515
SHARIF JEWELLERS
RABWAH - PAKISTAN

خطبہ جمعہ

ہر طبقہ میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچنا چاہئے۔

آج اگر اسلام کی خوبصورت تصویر کو کوئی پیش کر سکتا ہے تو وہ احمدی ہیں۔

جب ایک لگن سے اور صبر کے ساتھ تبلیغی رابطے کریں گے اور لوگوں تک پیغام پہنچائیں گے، اپنے عملوں سے ان پر ایک نیک اثر بھی قائم کریں گے اور سب سے بڑھ کر دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ نیک نتائج بھی پیدا فرمائے گا انشاء اللہ۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 30 ستمبر 2005ء (30 تبوک 1384 ہجری شمسی) بمقام ننسپیٹ (ہالینڈ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾

(حم سجدہ: 34)

اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو کہ اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تو فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ تم لوگ جو ایمان لے آئے ہو اور دین کی کچھ شدھ بدھ رکھتے ہو اور یہ دعویٰ کرتے ہو کہ مسلمان ہو گئے ہو اگر تم حقیقت میں مسلمان ہو اور نام کے مسلمان نہیں بلکہ کامل فرمانبرداری اور اطاعت کا جذبہ رکھتے ہوئے تم نے اسلام قبول کیا ہے تو یاد رکھو کہ تم پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔اور ان میں سے ایک ذمہ داری تبلیغ دین بھی ہے۔اور تبلیغ بھی اس وقت فائدہ مند ہوگی، اس وقت اس کو بھی پھل لگیں گے جب تمہارے عمل بھی نیک ہوں گے۔

پس ایک احمدی جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں نے اس زمانے کے حکم اور عدل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس لئے مانا ہے کہ میں کامل فرمانبرداروں میں شمار کیا جاؤں، اس لئے مانا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کروں، اس لئے مانا ہے کہ آج خدا تک پہنچنے کا راستہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی دکھایا ہے تو پھر ہر وقت یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ تمام فیض بھی تبھی حاصل کر سکتے ہیں جب ان تمام حکموں پر بھی عمل کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے اور جن کی طرف اس زمانے میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توجہ دلائی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ میرا پیغام تمام دنیا کو پہنچا دو اور آپؐ کو سب سے بڑا داعی الی اللہ قرار دیا تھا۔فرماتا ہے ﴿دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا﴾ (الاحزاب:47) یعنی اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور ایک چمکتا ہوا سورج بنا کر بھیجا ہے۔پس اس چمکتے ہوئے سورج نے ہر طرف اللہ تعالیٰ کی تعلیم کی روشنی پھیلائی اور اپنا سب کچھ اس راہ میں قربان کر دیا۔اور اندھیروں کو دور کیا۔جہاں آپ نے دعوت الی اللہ کر کے خود ان اندھیروں کو دور کیا وہاں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کہ ﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ﴾ (حم سجدہ: 34) اپنے ماننے والوں کو بھی یہ نصیحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو آگے پہنچاتے رہو۔اور تم دنیا میں جو بھی بات کرتے ہو ان میں سب سے زیادہ پیاری اور خوبصورت وہ باتیں ہوتی ہیں جب تم اللہ تعالیٰ کا پیغام دوسروں تک پہنچا رہے ہوتے ہو۔لیکن ساتھ یہ بات بھی ہر وقت ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ دعوت الی اللہ اور تبلیغ بھی اس وقت ہی اللہ کے نزدیک اور اس کے رسول کے نزدیک نیکی شمار ہوگی جب تمہارے عمل بھی نیک ہوں گے۔ورنہ تو گنہگار رہو گے۔ایسی تبلیغ میں برکت ہی نہیں ہوگی جب اپنے عمل اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کے مطابق نہ ہوں۔

تمہاری باتیں سن کر ہو سکتا ہے کہ وقتی طور پر کوئی متاثر ہو جائے لیکن جب تمہارے درمیان میں آ کر تمہارے میں شامل ہو کر، تمہارے عمل دیکھے گا تو اگر اس شخص پر جو شامل ہوا ہے اللہ تعالیٰ کا خاص فضل نہ ہو، تو ہو سکتا ہے کہ جو بات کچھ کر رہے ہوں، عمل کچھ کر رہے ہوں ان کے عملوں کی وجہ سے ان کو دھکا لگے اور وہ کہے کہ ٹھیک ہے تعلیم اچھی ہے اس پر مجھے عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ بہت خوبصورت تعلیم ہے۔لیکن جماعت میں مجھے شامل ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔کیونکہ اس میں شامل بہت سوں کے اپنے عمل، اس تعلیم کے خلاف ہیں، اس تعلیم سے مختلف ہیں۔

اس سفر میں، سکنڈے نیووین ممالک میں مجھے ایک خاتون نے کہا، وہ احمدیت کے کافی قریب ہیں کہ میں جماعت کو بہت اچھا سمجھتی ہوں۔جمعہ بھی آ کے اکثر ہمارے ساتھ ہی پڑھتی ہیں۔لیکن بیعت نہیں کرنا چاہتیں۔کیونکہ انہوں نے کہا کہ میں دیکھ رہی ہوں کہ بعض عورتوں کی باتیں اور ایک دوسرے کے خلاف بولنا ویسا ہی ہے جیسا کہ ایک غیر احمدی عورت میں ہے تو کیا ضرورت ہے کہ میں جماعت میں شامل ہوں۔کبھی میں سوچتی ہوں کہ بیعت کر لوں، کبھی سوچتی ہوں نہ کروں، عجیب مخمصے میں پڑی ہوئی ہوں۔اس لئے دعوت الی اللہ کے ساتھ نیک اعمال کا بہت جوڑ ہے۔حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ورنہ باوجود اس کے کہ بات اچھی ہوگی، لیکن اپنے بدنمونے کی وجہ سے نیک نتائج پیدا نہیں ہوتے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ تمہاری علمی دلیلیں تمہارے تبھی کام آئیں گی جب تمہارے عمل بھی نیک ہوں گے۔اور نیک عمل وہ ہیں جو دوسروں کو کھینچتے ہیں۔

پس آج میں اپنے اس مختصر سے خطبے میں (کیونکہ ابھی میں نے سفر کرنا ہے) اس طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ ایک تو دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دیں۔یہاں ہالینڈ کے لوگ، بعض یہاں شدت پسند بھی ہیں لیکن بہت تھوڑے ہیں جو مسلمانوں کے خلاف ہیں۔ یہاں بہت بڑی تعداد ایسی بھی ہے جو دین سے دلچسپی بھی رکھتی ہے اور اسلام کے بارے میں سننا بھی چاہتی ہے۔یہ چھوٹا سا ملک ہے اور جیسا کہ میں نے کہا کہ لوگوں کی اکثریت بھی شریف ہے۔پھر یہاں دوسرے ملکوں کے بعض لوگ، عرب ممالک سے بھی آ کر یہاں آباد ہوئے ہیں۔اگر آپ لوگ پروگرام بنا کر ان میں تبلیغ کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کے عمل بھی ان کو متاثر کرنے والے ہوں تو یہاں مقامی لوگوں میں بھی اور مختلف قومیتوں میں بھی آپ کو کامیابیاں حاصل ہو سکتی ہیں۔اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔ایسا پیغام جو ثمر آور ہو جس میں پھل لگنے ہوں۔وہ پیغام پہنچانے کے لئے مجھے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ موقعے میسر آ سکتے ہیں۔عموماً ہم سمجھتے ہیں کہ صرف مہینے میں یا کبھی کبھار ایک آدھ سٹال لگا لیا یا نمائش وغیرہ ہوئی تو اس میں سٹال لگا لیا تو یہی تبلیغ کا ذریعہ ہے اور کافی ہے۔ٹھیک ہے یہ ایک ذریعہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس ذریعہ سے تبلیغ فرمایا کرتے تھے۔حج کے موقعوں پر یا دوسرے میلوں کے موقعوں پر آپؐ جاتے تھے اور تبلیغ کرتے تھے، آپ کو بڑی سختیاں بھی جھیلنی پڑیں۔لیکن اس کے علاوہ بھی بہت سے راستے ہیں۔آپؐ نے تبلیغ کا ہر راستہ اپنایا۔ یہاں مثلاً دیہاتوں میں رابطے بڑھائیں۔دیہاتوں میں نسبتاً شریف آدمی ہوتے ہیں۔پھر عرب وغیرہ جو یہاں مختلف جگہوں سے، مختلف ملکوں سے آ کر آباد ہوئے ہیں ان میں جائیں۔یونیورسٹیوں اور کالجوں میں جو بچے پڑھتے ہیں، ہمارے سٹوڈنٹ پڑھتے ہیں، وہ وہاں سیمینار وغیرہ کریں۔اکثر ملکوں نے

اس طرف توجہ دی ہے اور دے رہے ہیں اور ان جگہوں پر اسلام کا جو صحیح حقیقی اسلام ہے اور جو اسلام کی اصل خوبصورت تعلیم ہے اس کا تعارف حاصل ہو رہا ہے۔

ڈنمارک ایک چھوٹا سا ملک ہے، جماعت کی تعداد بھی شاید آپ کی جماعت سے کم ہی ہو۔ وہاں بھی میرے دورہ کے موقع پر نوجوان لڑکوں نے جو مختلف پیشوں سے بھی وابستہ تھے یا کالجوں اور یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ اپنے پروفیسروں اور پڑھے لکھے لوگوں اور ممبرز آف پارلیمنٹ وغیرہ کو ایک ہوٹل میں ریسیپشن (Reception) میں بلایا اور سب نے بڑا اچھا اثر لیا۔ پہلے بھی کیونکہ ان کے رابطے تھے، احمدیت کے بارے میں کچھ نہ کچھ تعارف تھا۔ مزید ان کو تعارف ہوا، ان کے دلوں میں مزید روشنی پیدا ہوئی۔ لیکن یہ پرانے رابطوں سے چیز پیدا ہو سکتی ہے کہ مسلسل رابطے ہوں۔ اس لئے رابطے بڑھائیں۔ اور پھر آپ کے نیک نمونے، آپ کی شرافت، آپ کا اللہ تعالیٰ سے تعلق جب ان لوگوں پر ظاہر ہوگا تو تبلیغ کے مزید میدان کھلیں گے۔ پھر اس کے علاوہ بھی اپنے مقامی حالات کے مطابق مختلف راستے تلاش کریں۔ یہ ضروری نہیں کہ ایک معین راستہ دے دیا، اس پہ عمل کرنا ہے۔ اور جب ایک لگن سے اور صبر کے ساتھ تبلیغی رابطے کریں گے اور لوگوں تک پیغام پہنچائیں گے، اپنے عملوں سے ان پر ایک نیک اثر بھی قائم کریں گے اور سب سے بڑھ کر دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ نیک نتائج بھی پیدا فرمائے گا انشاء اللہ۔ یہاں لوگوں میں دلچسپی میں نے دیکھی ہے۔ ہمارے قافلے کے کئی افراد نے بھی اس کو محسوس کیا ہے۔ جہاں بھی میں گیا ہوں مختلف جگہوں پہ، سیر کی غرض سے ہی چاہے گیا، لوگ دلچسپی سے سوال پوچھتے تھے۔ بعض لوگوں نے قافلے کے افراد سے جماعت کی ویب سائٹ کے بارے میں بھی پوچھا کہ لٹریچر وغیرہ پڑھنا تو مشکل ہے ہمیں ویب سائٹ بتا دو ہم خود ہی تلاش کریں گے اور وہاں انشاء اللہ بہت معلومات مل جائیں گی۔ اور یہ وعدہ کیا کہ ہم ویب سائٹ ضرور دیکھیں گے، معلومات بھی لیں گے۔

اس کے علاوہ عالمی عدالت انصاف جو پیس پیلس (Peace Palace) کہلاتا ہے اس کو جب میں دیکھنے گیا تو وہاں بھی گائیڈ تھی۔ وہ جب ہمیں اس کمرہ میں لے کر گئی جہاں مختلف ججوں کی تصویریں لگی ہوئی تھیں۔ تو ان میں حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی تصویر بھی ہے۔ گائیڈ بھی پڑھی لکھی گائیڈ تھی۔ یہ نہیں کہ یونہی کوئی معمولی سی پڑھی لکھی ہو۔ اس نے چوہدری صاحب کے بارے میں پوچھا کہ میں نے سنا ہے کہ وہ احمدی تھے۔ کیا وہ پکے احمدی تھے۔ کیونکہ ان لوگوں کی نظر میں دنیا دار تو مذہبی نہیں ہو سکتا۔ تو میں نے اس کو بتایا نہ صرف پکے بلکہ جماعت میں بہت مقام رکھتے تھے اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا ترجمہ بھی کیا ہوا ہے اور خود بھی بعض کتابیں لکھی ہوئی ہیں۔ لیکن اس کو نہیں پتہ تھا۔ وہاں اس عمارت میں لائبریری بھی ہے۔ لائبریری کا وہ تعارف کروا رہی تھی تو میں نے چوہدری صاحب کے حوالے سے اس سے پوچھا کہ کیا چوہدری صاحب کی کتابیں بھی رکھی جا سکتی ہیں کیونکہ یہاں قانون کی کتابیں ہیں، مذہبی کتابیں تو نہیں۔ تو اس نے کہا کہ ہاں رکھی جا سکتی ہیں۔ بہرحال میں نے امیر صاحب کو کہا ہے کہ اس خاتون کو بھی کتابیں دیں۔ اس سے بھی بعض مذہبی کتابیں دینے کا وعدہ کیا ہے اور لائبریری میں بھی رکھوانے کی کوشش کریں۔

تو ہمارا کام تو اللہ تعالیٰ کی باتوں کو، نیک اور پاکیزہ باتوں کو لوگوں تک پہنچانا ہے۔ اور اپنے آپ کو پاک رکھتے ہوئے اپنے عملوں کے معیاروں کو اونچا کرتے ہوئے، دعاؤں کے ساتھ یہ پیغام پہنچانا ہے۔ آگے اللہ تعالیٰ برکت ڈالنے والا ہے۔ جو نیک فطرت ہوگا وہ آئے گا انشاء اللہ۔ ہدایت دینا تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ لیکن اگر ہم صرف منصوبہ بندیاں ہی کرتے رہیں اور مہینوں، سالوں صرف اس سوچ میں ضائع کر دیں کہ کیا پلاننگ کرنی ہے اور کس طرح کی پلاننگ ہونی چاہئے۔ کیا کیا طریقے استعمال کرنے چاہئیں۔ اس بات پر سوچتے ہی رہیں اور عمل کچھ نہ ہو تو ہم یقیناً گناہگار بن رہے ہیں۔ یہاں آ کر اگر نیک نیتی سے اس طرف بھی توجہ دیتے تو بعض لوگ یہاں کہتے ہیں بہت سارے اسائلم سیکرز آئے ہوئے ہیں کہ ہمارے کیس پاس نہیں ہو رہے۔ وہ روک پڑ گئی، یہ روک پڑ گئی، اتنے سال ہو گئے مسائل میں گھرے ہوئے ہیں۔ وہ اگر اس طرف بھی توجہ دے رہے ہوتے تو اللہ تعالیٰ قدرت رکھتا ہے، سب قدرتوں کا مالک ہے۔ وہ اس نیکی کی وجہ سے آسانیاں بھی پیدا کر سکتا تھا، کر سکتا ہے۔ پس کامل فرمانبرداری اور اطاعت کا تقاضا ہے کہ اس طرف توجہ دیں۔ ابھی بہت میدان خالی ہے۔

ہر طبقہ میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچنا چاہئے۔ آج اسلام پر ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں اور بدقسمتی سے مسلمان کہلانے والوں کی غلطیوں کی وجہ سے ہی ہو رہے ہیں۔ آج اگر اسلام کی خوبصورت تصویر کو کوئی پیش کر سکتا ہے تو وہ احمدی ہیں۔ آج اگر ہم نے بھی اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہ کیا، نہ سمجھا تو اللہ تعالیٰ کی نظر میں فرمانبرداروں میں شمار نہیں ہو سکتے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں جماعتی طور پر بھی اور ذیلی تنظیمیں اپنے طور پر بھی۔ خدام اپنے طور پر، انصار اپنے طور پر، لجنہ اپنے طور پر حالات کے مطابق اپنے تبلیغی پروگرام بنائیں۔ اور ہمیشہ یاد رکھیں، جیسا کہ پہلے بھی کہا ہے کہ تبلیغ کے لئے عمل صالح شرط ہے۔ اپنی حالتوں کو بھی بدلنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے اور سب کو گزشتہ کوتاہیوں کا مداوا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نیک نتائج پیدا فرمائے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

بقیہ: رؤیت ہلال۔
علمی، سائنسی و تکنیکی مشاہدات کے چند پہلو از صفحہ نمبر 9

کے بعد ہلال نمودار ہوگا اور وہ ہلال فیزیکل کنڈیشنز کے ناموزوں ہونے کی وجہ سے دیکھا نہ جا سکتا ہو تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ہلال افق پر طلوع نہیں ہوا کیونکہ سائنسی اور علمی مشاہدہ اپنے ساتھ حتمیت اور قطعیت رکھتا ہے۔

علاوہ ازیں یہ بات بھی واضح ہے کہ ہمارے نظام شمسی میں چاند اور زمین کی اپنی روشنی نہیں ہوتی۔ یہ دونوں تاریک ہیں اور جب ان دونوں پر سورج کی روشنی پڑتی ہے تب روشن ہوتے ہیں۔ چاند کا بھی جو حصہ سورج کے سامنے ہوتا ہے وہ روشن دکھائی دیتا ہے بقیہ حصہ تاریک رہتا ہے۔ چاند بھی ہر وقت موجود ہوتا ہے لیکن وہ حصہ ہمیں نظر نہیں آتا جو سورج کی روشنی سے روشن ہوتا ہے۔ سورج اگر دوسری طرف ہو تو چاند کا جو حصہ ہمارے سامنے ہوگا وہ تاریک ہوگا اور ہمیں نظر نہیں آئے گا۔ لیکن یہی چاند ہلال کی شکل میں ہمیں اس وقت نظر آئے گا جب چاند سورج سے تقریباً بارہ درجے (ڈگری) اوپر بلند ہوگا۔ اس وقت چاند کا نچلا حصہ روشن ہو کر ہلال کی طرح نظر آئے گا۔

اگر مندرجہ بالا صورت نہ ہو اور کوئی شخص کہے کہ مَیں نے چاند یا ہلال دیکھ لیا ہے تو اس کی گواہی معتبر نہ ہوگی بلکہ سائنسی اور علمی مشاہدہ اپنی قطعیت اور صمیّت کی وجہ سے یقینی اور معتبر ٹھہرے گا۔

(4) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں صرف آنکھ ہی ہلال کی رؤیت کا ذریعہ تھی۔ صرف انسانی آنکھ سے ہی چاند دیکھا جا سکتا تھا۔ اور اس وقت صرف اسی رؤیت پر مدار تھا۔ اس وقت چونکہ سائنسی اور علمی ٹیکنالوجی موجود نہ تھی اس لئے اسی کی ہدایت دی گئی کہ چاند دیکھ کر ماہ کا آغاز و اختتام کیا کرو۔ گو اس وقت بھی سادہ حساب کتاب ہوتا تھا جس کا ابتدائی سطور میں ذکر آ چکا ہے۔ اس کی وجہ کیا تھی؟ کیوں یہ سادہ حساب کتاب یا طریق اپنایا گیا؟ اس کی وضاحت بھی ایک حدیث ہی سے ہوتی ہے۔ بخاری کتاب الصوم میں یہ روایت آتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ ۔ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِىْ مَرَّةً تِسْعَةً وَعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلٰثِيْنَ کہ ہم ایک ایسی بے پڑھی لکھی قوم ہیں۔ نہ لکھنا جانتے ہیں نہ حساب کرنا۔ مہینہ یوں ہے اور یوں ہے یعنی کبھی مہینہ 29 کا ہوتا ہے اور کبھی 30 دن کا۔

یہ روایت صحاح ستّہ کی دو اور کتابوں صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد میں بھی موجود ہے۔ اور اس حدیث سے ایک بات تو واضح ہو جاتی ہے کہ قمری مہینے کا تعلق حساب کتاب سے بھی ہے۔ اور یہ حسابی علم اُس دور میں ابھی محدود تھا۔ اس لئے رؤیت ہلال کے لئے یا قمری مہینوں کی گنتی کے لئے عام اور سادہ سے اصول اپنا لئے گئے۔

لیکن آج ہماری نظر کی وسعت سائنسی آلات کی مدد سے کہیں زیادہ ہے۔ ایک چیز ہم اپنی آنکھ سے بھی دیکھتے ہیں۔ نہ نظر آئے تو چشمہ یا عینک لگا لیتے ہیں یا اگر بہت دور کی چیز دیکھنی ہو تو دُور بین یا ٹیلی سکوپ سے دیکھ لیتے ہیں۔ یہ سب ایک ہی چیز ہیں یعنی بصری آلات ہیں۔ چاند اگر ہوگا تو وہ آنکھ سے بھی نظر آئے گا، دور بین سے بھی نظر آئے گا اور ٹیلی سکوپ سے بھی نظر آئے گا۔ فرق صرف یہ ہے کہ آنکھ سے غیر واضح ہوگا لیکن چشمہ یا دور بین یا ٹیلی سکوپ سے نمایاں اور واضح نظر آئے گا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ 19/جنوری 1996ء میں مشینی ذرائع سے چاند کا علم پانے کو شریعت کے حکم کے تابع بیان فرمایا تھا۔

پس سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا دور سائنسی علوم کی ترقی، کمپیوٹر اور ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ ان کی مدد سے وہ حساب کتاب جو دنوں میں ہوتے ہیں اب سیکنڈوں اور منٹوں میں ہوتے ہیں اور یہ سب ہی آلات یا حسابی طریقے شریعت پر حاکم نہیں بلکہ شریعت کے خادم ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فَاقْدِرُوْا لَهٗ کے مطابق ان ذرائع سے چاند کا اندازہ کرنا شریعت کے منشاء کے خلاف نہیں بلکہ شریعت کے منشاء کو پورا کرنے کا موجب ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

نظام وصیت میں شمولیت کی خصوصی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2004ء کے موقع پر اپنے اختتامی خطاب میں وصیت کے آسمانی نظام میں شامل ہونے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

’’میری یہ خواہش ہے اور مَیں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے، اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے شامل ہوں، آگے آئیں اور اس ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار نئی وصایا ہو جائیں تا کہ کم از کم پچاس ہزار وصایا تو ایسی ہوں جو ہم کہہ سکیں کہ سو سال میں ہوئیں...... میری یہ خواہش ہے کہ 2008ء میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں، ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں جو چندہ دہند ہیں ان میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں۔ اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا جو جماعت خلافت کے سو سال پورے ہونے پر شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی‘‘۔

رمضان المبارک سے

کس طرح فائدہ اٹھایا جائے؟

(سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ)

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک دفعہ پھر رمضان المبارک کا مہینہ ہماری زندگیوں میں آیا ہے۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس مبارک مہینہ کو ''شَھرٌ مبارکٌ'' قرار دیاہے اور اس وجہ سے اس مہینہ کو سیّد الشّھُور یعنی تمام مہینوں کا سردار بھی کہا گیا ہے۔ اسی مبارک مہینہ میں انسان کا ہر عمل دس گنا سے سات سو گنا تک اجر پاتا ہے۔ یہ اسقدر مبارک اور رحمت و مغفرت کا مہینہ ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں: "اِنّ الجَنَّةَ لَتُزیّنُ مِنَ الحَولِ الی الْحَول لِشَھْرِ رمضان" کہ جنت رمضان کے استقبال کے لئے ایک سال سے دوسرے سال تک سجائی جاتی ہے۔ کیونکہ اس مہینہ میں جنت کے دروازے وا ہو رہے ہیں، جہنم کے دروازے بند کردئے گئے ہیں اور خدا کے فضلوں اور رحمتوں اور مغفرتوں کی نہریں جاری ہیں۔

اس سے فائدہ اٹھانے کے چند طریقے افادہ کے لئے ذیل میں دئے جاتے ہیں:

نماز باجماعت کے قیام کا خصوصی انتظام

حضرت امیر المؤمنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب سے مسند امامت و خلافت پر متمکّن ہوئے ہیں، بار بار دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلا رہے ہیں کہ احبابِ جماعت نماز باجماعت کا قیام کریں۔ قرآن کریم میں متعدد مرتبہ نماز باجماعت کے قیام کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ احادیث میں نماز باجماعت کے لئے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بشارات دی ہیں کہ 27 گنا ثواب ملتا ہے۔ اسلئے دوستوں کو کوشش کر کے مساجد میں آکر نماز باجماعت ادا کرنی چاہیئے۔ نماز باجماعت اپنی ذات میں الگ ایک مضمون ہے۔ یہاں صرف توجہ دلانا مقصود ہے کہ یہ اہم فریضہ ہے رمضان میں اس کی طرف زیادہ توجہ رہے۔

قیام اللّیل

رمضان المبارک کے دنوں میں کوشش کرنی چاہیئے کہ قیام اللّیل ہو۔ تہجد کی نماز ادا کی جائے۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سنّت مبارکہ تھی کہ رمضان میں اور رمضان کے علاوہ بھی کہ آپ آٹھ رکعات نمازِ تہجد ادا فرماتے تھے اور تین رکعات۔ انسان کو جتنا وقت میسّر ہو نمازِ تہجّد ضرور ادا کرنی چاہیئے کہ اس وقت کی دعا خدا کے حضور مقبول ہوتی ہے۔ احادیث میں قیام اللّیل اور اور نمازِ تہجد کی بہت فضیلت آتی ہے کیونکہ یہ وقت خدا سے لقاء کا بہترین وقت ہے۔

حدیثِ قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر رات جبکہ رات کا ایک تہائی حصہ باقی ہوتو یہ اعلان کرتا ہے " کون ہے جو مجھے پکارے تا کہ میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تا کہ میں اسے عطا کروں، کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تا کہ میں اس کو بخش دوں۔"

(ترمذی کتاب الدعوات)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ دن کو بہت کام ہوتے ہیں اسلئے نماز تہجّد پر نہیں اُٹھ سکتے حالانکہ قرآنِ کریم نے اسی بات کو سامنے رکھ کر آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کو نمازِ تہجّد کا حکم دیا: ﴿اِنَّ لَکَ فِی النَّھَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا﴾ (سورة المزّمّل:8) کہ اے محمد تجھے دن کے وقت بے شمار کام ہوتے ہیں۔

گویا مصروفیتوں اور کاموں کا ایک ختم نہ ہونے والا دریا ہے جو بہتا چلا آتا ہے۔ جن کی وجہ سے تمہیں لمبی لمبی عبادتوں کا موقع نہیں ملتا اسلئے راتوں کو اٹھ کر خدا کی عبادت کیا کر۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے:

''ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کرلیں جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہر حال مل جائے گا۔ اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں۔'' (ملفوظات جلد نمبر3 صفحہ245)

نمازِ تراویح

رمضان المبارک میں چونکہ نمازِ تراویح کا بھی انتظام ہوتا ہے جو دوست بعد نماز عشاء نمازِ تراویح میں شامل ہوتے ہیں انہیں چاہیئے کہ پھر بھی نمازِ تہجد میں اٹھنے کی کوشش کریں۔ خواہ دو رکعات ہی کیوں نہ پڑھیں یہ بہت بڑے ثواب اور اجر کا کام ہے۔

تلاوت قرآن کریم

رمضان المبارک کا قرآن کریم کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے۔ کیونکہ ان بابرکت ایام ہی میں قرآن کریم کا نزول شروع ہوا تھا۔ بالفاظ دیگر رمضان کا مہینہ قرآن کریم کی سالگرہ کا مہینہ ہے۔ اسلئے دوستوں کو اس مبارک مہینہ میں کثرت کے ساتھ تلاوت کرنی چاہیئے۔ اس کے معانی پر غور و فکر ہو۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سنّت مبارکہ کے مطابق کم از کم دو مرتبہ یا پھر ایک مرتبہ تو ضرور قرآن کریم کا دَور مکمل کرنا چاہیئے۔

پھر جماعت احمدیہ کی مساجد میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے درسِ قرآنِ کریم ہوتا ہے۔ اس میں بھی شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ایک احمدی کے لئے تو یہ از بس ضروری ہے کہ رمضان میں کثرت سے تلاوت ہو۔

''دعائیں کریں، دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں''

یہ وہ مبارک الفاظ ہیں جو ہمارے پیارے امام نے خلیفہ بنتے ہی جماعت سے پہلے خطاب میں فرمائے تھے۔ اور اس کے بعد سے آج تک آپ کا کوئی خطبہ، کوئی تقریر، کوئی درس، کوئی نصیحت ایسی نہیں جس میں آپ نے دعاؤں کی طرف توجہ نہ دلائی ہو۔

بلاشبہ یہ مبارک مہینہ دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ بھی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: ''رمضان میں اللہ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے اور اس ماہ اللہ سے مانگنے والا کبھی نامراد نہیں رہتا۔'' (جامع صغیر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے دعاؤں کا مہینہ ہے''۔

(الحکم 24/جنوری 1901ء)

یہی وجہ ہے کہ روزوں اور دُعا کے اس گہرے تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا ہے: ﴿وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ﴾ (سورة البقرہ:۱۸۷) کہ میرے بندوں کو بتادو میں بہت قریب ہوں اور دعا قبول کرتا ہوں۔

اس میں تو شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی احباب کثرت سے دعائیں کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں زندہ خدا پر ایمان لانا سکھایا ہے۔ اور جس قدر احمدی قبولیتِ دعا پر ایمان رکھتے ہیں شاذ ہی کوئی رکھتا ہو۔ اسکے باوجود یہ یاددہانی کرانی ضروری ہے کہ رمضان میں دوست ''قبولیتِ دعا'' کے نظاروں کے لئے خوب خوب دعائیں کریں۔ ویسے تو سارا وقت ہی قبولیتِ دعا کا ہے لیکن احادیث میں روزہ دار کے لئے ایک خاص وقت کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ابن ماجہ میں حدیث ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِہٖ لدعوةٌ ما تُرَدُّ۔ کہ روزہ دار کے لئے اس کی افطاری کے وقت کی دعا ایسی ہے جو ردّ نہیں کی جاتی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: ''رمضان المبارک سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو۔ اس میں دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں۔ اسلام کی ترقی اور اسکی اشاعت کے لئے خوب دعائیں کرو۔''

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ہماری جماعت کو چاہیئے کہ راتوں کو رو رو کر دعائیں کریں اس کا وعدہ ہے اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ''۔ (ملفوظات جلد نمبر9 صفحہ167)

پس افطاری کا وقت بہترین وقت ہے قبولیتِ دُعا کا۔ اس وقت کو باتوں میں یا کسی اور مصروفیت میں ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ افطاری سے 10-15 منٹ قبل تنہائی میں بیٹھ کر ضرور دعا کرنی چاہیئے۔ اپنی دعاؤں میں اشاعتِ اسلام، اسیرانِ راہِ مولیٰ کے لئے ضرور دعائیں کریں۔

ذکرِ الٰہی، توبہ واستغفار

رمضان المبارک میں انسان کو کثرت کے ساتھ ذکرِ الٰہی، توبہ استغفار بھی کرنا چاہیئے۔ دیکھا جاتا ہے کہ انسان بعض اوقات اپنا وقت ذکرِ الٰہی میں گزارنے کے بجائے باتوں میں اور دیگر مشغولیات میں گزار دیتا ہے حالانکہ رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور جتنا بھی وقت میسّر آئے خدا کو یاد کرنے میں اور کثرت سے استغفار کرنے میں یہ وقت استعمال کرنا چاہیئے۔

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے:

''ذکرِ الٰہی کرنے والے اور ذکرِ الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے''

(بخاری کتاب الدعوات بات فضل ذکر اللّٰہ تعالیٰ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''اے لوگو! جنت کے باغوں میں چرنے کی کوشش کرو۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت کے باغوں سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا ذکر کی مجالس جنت کے باغ ہیں۔'' آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ: ''صبح و شام کے وقت خصوصًا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے اس قدر و منزلت کا علم ہو جو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی ہے تو وہ یہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اس کا کیا تصور ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی ایسی ہی قدر کرتا ہے جیسی اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی ہے۔''

(قشریہ باب الذکر صفحہ111)

حضرت امیر المؤمنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27/مئی 2005ء کے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو بعض دعائیں روزانہ توجہ کے ساتھ پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ وہ دعائیں یہ ہیں:

- ……سورة الفاتحہ۔
- ……﴿رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ﴾ (البقرة 251)
- ……﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔﴾ (آل عمران:9)
- ……اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰة)
- ……اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔
- …… سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔
- ……درود شریف۔

رمضان المبارک میں ان دعاؤں کو بھی کثرت کے ساتھ پڑھیں۔

توبہ کے بارے میں حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غرغرے سے پہلے بندہ جب بھی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے یعنی اس کی توبہ ردّ نہیں کی جاتی۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فضل التوبة)

حدیث ہے:

Fozman Foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 8553-3611

عَنْ جُنْدَبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللّٰہِ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِفُلَانٍ ، وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَاَلّٰی عَلَیَّ اَنْ لَّا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُّ عَمَلَکَ۔(مسلم کتاب البر والصلۃ)

حضرت جندبؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ:”ایک آدمی نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم فلاں آدمی کو اللہ نہیں بخشے گا۔اس پر اللہ نے فرمایا کون ہے جو مجھ پر یہ پابندی لگائے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا۔میں نے اسے بخش دیا، ہاں خود ایسے شخص کے اعمال ضائع ہو گئے جس نے ایسا کہا۔“

استغفار کے بارے میں تو قرآن کریم، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت ارشادات ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:﴿وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ (الانفال:34)

ترجمہ: اللہ ایسا نہیں کہ انہیں عذاب دے جب کہ وہ بخشش طلب کرتے ہوں۔گویا اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنے والے عذابوں سے محفوظ رکھے جاتے ہیں۔

پھر فرمایا:”وہ لوگ جو اگر کسی بے حیائی کا ارتکاب کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر کوئی ظلم کریں تو وہ اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں اور اللہ کے سوا کون ہے جو گناہ بخشتا ہے اور جو کچھ وہ کر بیٹھے ہیں اس پر جانتے بوجھتے ہوئے اصرار نہیں کرتے۔“(آل عمران:136)

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ:

میں روزانہ سو مرتبہ سے بھی زیادہ استغفار کرتا ہوں۔

اور پھر فرماتے ہیں کہ:

جو شخص استغفار کو لازم کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے کشائش کے سامان پیدا فرمائے گا۔اس کی ہر تکلیف، غم اور پریشانی کو ختم کردے گا اور اسے وہاں سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہو۔(ابو داؤد)

ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس اپنے قرض کے متعلق دعا کے واسطے عرض کی اس پر آپ نے فرمایا:

”استغفار بہت پڑھا کرو۔انسان کے واسطے غموں سے سُبک ہونے کے واسطے یہ طریق ہے نیز استغفار کلیدِ ترقیات ہے۔“(ملفوظات جلد نمبر2صفحہ206)

ایک شخص نے عرض کی حضور میرے لئے دعا کریں کہ میرے اولاد ہو جائے۔آپؑ نے فرمایا:

”استغفار بہت کرو اس سے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اولاد بھی دے دیتا ہے۔“

(ملفوظات جلد نمبر2صفحہ209)

ایک شخص نے پوچھا کہ میں کیا وظیفہ پڑھا کروں؟

فرمایا:

”استغفار بہت پڑھا کرو۔انسان کی دو ہی حالتیں ہیں یا تو وہ گناہ نہ کرے یا اللہ تعالیٰ اس گناہ کے بد انجام سے بچا لے۔سو استغفار پڑھنے کے وقت دونوں معنوں کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ سے گزشتہ گناہوں کی پردہ پوشی چاہے اور دوسرا یہ کہ خدا سے توفیق چاہے کہ آئندہ گناہوں سے بچائے مگر استغفار صرف زبان سے پورا نہیں ہوتا بلکہ دل سے چاہیئے، نماز میں اپنی زبان میں بھی دُعا مانگو یہ ضروری ہے۔“

(ملفوظات جلد نمبر2صفحہ320)

صدقہ و خیرات

رمضان المبارک چونکہ ایک پیغام یہ بھی دیتا ہے کہ اس مبارک مہینہ میں غریب پروری بھی کی جائے۔غرباء کا خاص خیال رکھا جائے۔اُن کی ہر قسم کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے۔اس لئے کثرت کے ساتھ صدقہ و خیرات بھی کرنا چاہیئے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا کے انسانوں میں سب سے بڑے سخی تھے۔آپ کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے تھے۔بلکہ پاس نہ بھی ہوتا تو فرماتے کہ تم قرض لے کر اپنی ضرورت پوری کرلو میں تمہیں دے دوں گا۔اور جب پاس ہوتا تو سب کچھ راہِ خدا میں قربان اور فدا کر دیتے۔احادیث میں آتا ہے کہ جب رمضان المبارک شروع ہوتا تو آپؐ کی سخاوت تیز آندھی سے بھی زیادہ ہوتی۔(بخاری کتاب بدء الوحی) خدا جانے آپ کیا کیا کچھ لوگوں کو عطا فرماتے۔یعنی یہ سنّتِ نبویؐ ہے کہ رمضان میں انسان مالی قربانی بھی پیش کرے۔صدقہ وخیرات بھی کرے۔

چندہ جات کی ادائیگی میں انسان کو بالکل کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے اور اس مبارک مہینہ میں تو جس قدر بھی مالی قربانی کی جائے عام دنوں کی نسبت اس کا بہت زیادہ ثواب ہے۔اسلئے تحریک جدید اور وقفِ جدید کے وعدہ جات کی اس مبارک مہینہ میں تکمیل کرنا بہت زیادہ ثواب کا موجب ہے۔

فطرانہ

اسی طرح صدقۃ الفطر کی ادائیگی بھی رمضان شروع ہوتے ہی کر دینی چاہیئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان خواہ بچہ ہو یا بوڑھا، مرد ہو یا عورت سب پر صدقۃ الفطر (زکوٰۃ الفطر) یا فطرانے کو واجب قرار دیا ہے۔اسکی حکمت اور برکت کا بھی ذکر فرمایا کہ یہ روزے دار کو لغو اور گندی چیزوں سے پاک کرنے کا ذریعہ ہے اور مساکین کو کھانے کا سامان مہیا کرتا ہے۔فرمایا کہ:

”رمضان کے مہینے کی نیکیاں اور عبادات آسمان اور زمین کے درمیان معلّق ہو جاتی ہیں انہیں فطرانہ ہی آسمان پر لے جاتا ہے اور عبادات کی قبولیت کا باعث بنتا ہے۔“

پس جتنا فطرانہ بھی جماعت کی طرف سے معین ہو اسے جلد ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تا کہ یہ فطرانہ جلد از جلد غرباء مساکین اور ضرورت مندوں کو پہنچ جائے اور وہ بھی عید کی خوشیوں میں شامل ہو سکیں۔

رمضان کا آخری عشرہ، لیلۃ القدر، اعتکاف

سارا رمضان ہی عبادات اور روحانی جدّ و جہد کا مہینہ ہے مگر رمضان کا آخری عشرہ غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی احادیث میں آتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کمر ہمت کس لیتے اور اپنی راتوں کو زندہ کرتے اور اپنے گھر والوں کو بیدار کرتے۔(بخاری)

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کا تو سارا سال ہی عبادات سے پُر ہوتا تھا۔آپ ہر روز تہجّد پڑھتے، اتنی پڑھتے کہ آپ کے پاؤں مبارک بھی متورّم ہو جاتے۔مگر رمضان کے آخری عشرہ میں آپ کی عبادات اور زیادہ معراج کے زینے طے کرتی۔ پس جو کوتاہی گزشتہ 2 عشروں میں رہ جائے اس کی کمی آخری عشرہ میں پوری کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ اعتکاف کی توفیق دے انہیں بھی اپنا سارا وقت ذکرِ الٰہی ، توبہ استغفار، درود شریف، دعاؤں، عبادات اور بکثرت تلاوتِ قرآن کریم اور نوافل کی ادائیگی میں گزارنا چاہیئے۔غلبہء اسلام کے لئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے، خدمتِ دین بجالانے والوں کے لئے، اسیرانِ راہِ مولیٰ کے لئے، بیماروں کے لئے، پریشان حال لوگوں کے لئے، غرباء و مساکین و بیوگان کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہر معتکف اعتکاف کے بعد اپنے اندر عظیم انقلاب محسوس کرے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کے دوران سارا وقت عبادت میں صرف کرتے تھے۔پس ہر معتکف کو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سنّت مبارکہ کے مطابق اعتکاف کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سب معتکفین کے اعتکاف کو شرفِ قبولیت بخشے۔

لیلۃُ القدر

لیلۃ القدر کی فضیلت قرآن کریم میں یوں بیان ہوئی ہے:﴿لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ﴾ (القدر:4)”قدرت کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے“۔

لیلۃ القدر کی ایک بڑی برکت یہ بھی ہے کہ وہ لوگ جن کو عام طور پر دوسرے دنوں میں زیادہ عبادات اور دعاؤں کی توفیق نہیں ملتی جب وہ رمضان کے آخری عشرے میں داخل ہوتے ہیں تو انہیں بھی اس رات کی تلاش میں راتوں کو زندہ کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔تو پھر اس کے بعد انہیں خدا کے فضل سے دعاؤں اور عبادات کا نشہ لگ جاتا ہے جو ان کے ساتھ ہمیشہ لگا رہتا ہے اور اُن کی زندگی کو سنوارنے کا موجب ہو جاتا ہے۔

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

مَنْ قَامَ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔(مسلم) جو رمضان المبارک میں لیلۃ القدر کی رات ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے عبادت کرے تو اسکے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

پس جس طرح رمضان باقی نیکیوں کو دائمی حیات بخشتا ہے اسی طرح لیلۃ القدر کی رات جو کہ قبولیتِ دعا کا اہم موقع ہے، بھی نیکیوں کو مسلسل کرنے کا سبق دیتی ہے۔ لیلۃ القدر کی برکات ہر وقت اور ہر زمانے میں انسان حاصل کرسکتا ہے۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:”جس نے رمضان میں شروع سے آخر تک تمام نمازیں باجماعت ادا کیں تو اس نے لیلۃ القدر کا بہت بڑا حصہ پالیا۔(کنز العمال)

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لیلۃ القدر میں کی جانے والی دعا بھی سکھائی جو یہ ہے :اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔اے اللہ تو بہت معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے پس تُو مجھے بھی بخش دے اور معاف فرمادے۔

(ترمذی ابواب الدعوات)

عیدالفطر

رمضان المبارک گزرنے پر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے انعام کے طور پر عیدالفطر رکھی ہے جس میں تمام مسلمان مرد و عورت چھوٹے بڑے سب خوشی سے شامل ہوتے ہیں۔جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اسلام بھی بشاشت اور مسرت کا مذہب ہے۔ اور انسانی وجود کی شادابی کے سامان مہیا کرتا ہے جو کہ عین فطرتِ انسانی ہے۔آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم عید کی نماز کے لئے اتنی تاکید فرماتے تھے کہ حضرت امِّ عطیہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ارشاد فرماتے تھے کہ عیدین کے دن سب لوگ عورتیں اور بچے بھی عید پر جائیں۔یہاں تک کہ حائضہ عورتوں کو بھی عید کے خطبے اور دعا میں شامل ہونے کا حکم ہوتا۔البتہ وہ نماز میں شامل نہ ہوتیں۔آپؐ نے اتنا تاکیدی ارشاد فرمایا کہ اگر کسی عورت کے پاس اوڑھنی نہ ہو تو وہ کسی سہیلی سے مانگ لے اور عید پر حاضر ہو۔

پس عید کی خوشیاں رمضان المبارک کی عبادتوں کے قیام کے نتیجہ میں خدا سے لقاء کی خوشیاں ہیں۔اور یہی حقیقی عید ہے جو رمضان کے مقاصد میں سے ہے کہ ہمیں خدا مل جائے۔

اس کے علاوہ جو ظاہری خوشیاں ہیں اُن میں بھی چاہیئے کہ ہم اپنے غریب بھائیوں کو اپنی خوشیوں میں شامل کریں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔آمین۔

☆......☆......☆

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

الفضل انٹرنیشنل میں

اشتہار دے کر

اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(مینیجر)

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

رؤیت ہلال

علمی، سائنسی و تکنیکی مشاہدات کے چند پہلو

(قمرداؤد کھوکھر ۔ آسٹریلیا)

اختلاف اس بات پر بھی قوم میں پایا گیا
چاند خود نکلا تھا یا جبراً نکلوایا گیا

تقویم اسلامی یا مسلم کیلنڈر چاند سے منسلک ہے اور قمری کیلنڈر کہلاتا ہے۔ نئے چاند کے طلوع ہوتے ہی قمری مہینے کا آغاز و اختتام ہوتا ہے۔ اسلامی عبادات میں سے دو عبادتیں روزہ اور حج اسلامی مہینوں رمضان اور ذوالحجہ سے وابستہ ہیں۔ رمضان کا آغاز بھی نئے چاند سے ہوتا ہے اور رمضان کے اختتام پر عید بھی نئے چاند کو دیکھ کر منائی جاتی ہے۔ اسی طرح حج کی عبادت اور عیدالاضحیہ کا معاملہ ہے۔

گزشتہ کئی دہائیوں سے نہ صرف مسلمان ملکوں میں اس حوالے سے اختلاف نظر آتا ہے بلکہ غیر مسلم ممالک میں بھی جہاں مسلمان آباد ہیں مختلف قومیتوں کے مسلمان اپنی علیحدہ علیحدہ عیدیں مناتے نظر آتے ہیں۔ صرف اسی ایک طرزِ عمل سے ہی امّتِ مسلمہ میں اتحاد و اتفاق کی کیفیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

لیکن اس کا ایک افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ایسا اس دور میں ہو رہا ہے جو علمی اور سائنسی ترقی کا زمانہ ہے۔ جو کمپیوٹر اور ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ جو الیکٹرانک میڈیا کا عہد ہے۔ اور انسان اس دور میں چاند سے آگے نکل کر کائنات کی وسعتوں میں کمندیں ڈال رہا ہے۔ سورج اور اس سے لاکھوں نوری سال کی دوری پر موجود ستاروں اور اجرام فلکی کی سمت، فاصلے، ان کی جسامت، ان کی حرکت اور ان میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کا مشاہدہ کر رہا ہے۔

انسائیکلو پیڈیا بریٹینکا اور انسٹرانومی کے ماہرین کے مطابق چاند زمین کے گرد اپنا سفر 29 دن 12 گھنٹے 44 منٹ اور 3 سیکنڈ میں طے کرتا ہے۔ اور اسی سفر کی وجہ سے ایک قمری مہینہ یا 29 دن کا ہوگا یا 30 دن کا۔ اس سے کم یا زیادہ نہیں ہوسکتا۔ سوائے ذی الحجہ کے مہینے کے کہ یہ مہینہ 30 سالوں میں مختلف انداز سے آتا ہے۔ گیارہ سال یہ 30 دنوں کا ہوتا ہے اور انیس سال یہ 29 دن کا ہوتا ہے۔ اس طرح قمری سال 354 یا 355 دنوں کا ہوتا ہے۔ اور اس قمری سال کا ہر ماہ 32.5 سالوں کے بعد واپس اسی شمسی مہینہ میں آ جاتا ہے۔ (ملاحظہ ہو انسائیکلوپیڈیا بریٹینکا۔ زیر لفظ Muslim Calander)

اس تعلق میں حدیث کی سب سے مستند کتاب بخاری کے کتاب الصوم میں یہ روایت ملتی ہے: شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ شَهْرَا عِيْدٍ رَمَضَانُ وَ ذُوالْحِجَّةِ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو مہینے ناقص نہیں رہتے۔ یعنی رمضان اور ذوالحجہ۔

گو کہ اس حدیث کے مختلف معانی کئے جاتے ہیں مگر ایک مفہوم یہ بھی لیا گیا ہے کہ یہ دونوں مہینے ایک قمری سال میں اکٹھے 29 دن کے نہیں آتے۔ ان میں سے ایک ضرور 29 دن کا ہوگا اور دوسرا 30 دن کا ہوگا۔

(تفہیم البخاری باب نمبر 1195 حدیث نمبر 1784)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ یہ ایک حسابی اور علمی معاملہ ہے۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں 9 رمضان آئے تھے۔ (زادالمعاد جزاول ۔امام قیم) اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ایک قول سے جو سنن ابوداؤد کتاب الصیام میں درج ہے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسی عہد مبارک میں 29 دن والے رمضان زیادہ تھے اور 30 دن والے کم تھے۔

جیسا کہ ذکر کیا جاچکا ہے کہ قمری مہینے کا آغاز ہلال کے ظاہر ہونے اور اسے دیکھنے سے ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی امت کو ہلال دیکھنے کی ہدایت فرمائی۔ بالخصوص رمضان کے آغاز پر اور شوال کے آغاز پر، عیدالفطر کی تعیین کے لئے۔

بخاری کتاب الصوم میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور رمضان کے روزے ترک نہ کرو جب تک کہ نیا چاند (ہلال) نہ دیکھ لو۔

پھر فرمایا: فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهٗ کہ اگر مطلع ابر آلود ہو تو پھر اندازہ کرلو۔ جبکہ بخاری کی دوسری روایت میں ہے کہ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُم فَاكْمِلُوْا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ یعنی اگر چاند چھپ جائے تو پھر تیس کی گنتی پوری کرلو۔ اسی طرح مسلم کتاب الصیام میں بھی کم وبیش یہی الفاظ ہیں کہ فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ ثَلَاثِيْنَ ۔ کہ اگر بدلی کی وجہ سے شبہ ہو تو پھر اندازہ کرو تیس دنوں کا۔ اور مسلم ہی کی دوسری روایت میں ہے فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا۔ یعنی اگر آسمان آلود ہے یا اگر چاند چھپ جائے تو پھر تیس روزے پورے کرو۔ جبکہ مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُم فَاكْمِلُوْا الْعَدَدَ ۔ یعنی اگر بادل ہوں تو پھر گنتی پوری کرو۔ اسی طرح سنن ابوداؤد میں یہ روایت بھی آتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: لَا تُقَدِّمُوْا الشَّهْرَ حَتّٰى تَرَوُوْا الْهِلَالَ وَتُكْمِلُوْا الْعِدَّةَ ثُمَّ صُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ اَوْ تُكْمِلُوْا الْعِدَّةَ کہ رمضان کو مقدم نہ کرو جب تک چاند کو دیکھ نہ لو یا تیس کی گنتی پوری نہ کرلو۔ اس کے بعد روزے رکھتے رہو جب تک کہ عید کا چاند نہ دیکھ لو یا تیس روزے پورے نہ کرلو۔

رمضان اور شوال کے چاند دیکھنے سے متعلق یہ وہ بنیادی روایات ہیں جو احادیث کی کم و بیش تمام کتب (صحاح ستّہ) میں ملتی ہیں۔ اگر ان احادیث کے الفاظ پر غور کیا جائے تو غُمَّ کا مطلب ہے مطلع کا ابر آلود ہونا یا کسی چیز کا چھپ جانا، اس پر پردہ پڑ جانا یا اس کا پوشیدہ ہوجانا۔ اور ’فَاقْدِرُوْا‘ کا مطلب ہے اندازہ کرلو۔ مراد ان الفاظ کے معنوں سے یہی ہے کہ جب رویت ہلال کا معاملہ مشتبہ ہوجائے یا اس کو دیکھنے میں اشتباہ پیدا ہوجائے تو پھر اندازہ کرلو۔

رؤیت ہلال سے متعلق اشتباہ تین طرح سے ممکن ہے۔ بادلوں کی وجہ سے، بغیر بادلوں کے فضا کی کثافت کی وجہ سے یا چاند کی اپنی گردش کی وجہ سے۔

ابتدائی سطور میں یہ ذکر کیا جاچکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے پتہ چلتا ہے کہ قمری کیلنڈر یا ہلال کا نمودار ہونا ایک حسابی اور علمی معاملہ بھی ہے۔

امام ابن قیّمؒ نے بھی اپنی کتاب زادالمعاد کے باب روزہ میں ”قَدْر“ کے معنی حِسَابِ مُقَدَّر کے کئے ہیں۔ لیکن یہ علیحدہ بات ہے کہ انہوں نے اس سے مراد مہینے کے تیس دن پورے کرنا لیا ہے۔ اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یا ندازہ کس طرح کیا جائے گا؟

ایک تو سادہ طریق ہے کہ 29 کو چاند نظر نہیں آیا تو تیس دن پورے کرلئے جائیں۔ قطع نظر اس کے کہ بادل تھے یا فضا کی کثافت کی وجہ تھی۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں طریق تھا کہ شعبان کی 29 تاریخ کو اگر چاند نظر آجاتا تو اگلا دن یکم رمضان کی تاریخ ہوتی اور اگر نظر نہ آتا تو شعبان کی 30 تاریخ متصور ہوتی تھی اور روایات سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اس دن کو ”یوم الشک“ یعنی شک کا دن بھی قرار دیا گیا اور اس دن کا روزہ رکھنا بھی منع فرمایا گیا۔ یہ وہ سادہ حساب کتاب کا طریق تھا جو اُس دور میں جاری تھا۔

دوسرا اندازہ کرنے کا طریق یہ ہے کہ حدیث کے الفاظ فَاقْدِرُوْا کا مفہوم آج کے زمانہ اور دور کے مطابق لیا جائے۔ اور چونکہ اندازے اور تخمینے اور پیمانے ہر زمانہ اور دور کے مختلف ہوتے ہیں اس لئے ان کو مدنظر رکھتے ہوئے علمی، سائنسی اور تکنیکی لحاظ سے بھی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ رؤیت ہلال کا معاملہ ظاہری رؤیت کے لحاظ سے بھی اور امتِ مسلمہ کے اختلاف کی وجہ سے بھی مشتبہ ہوچکا ہے۔ اسی لئے احادیث رسول ؐ کی روشنی میں اگر اس دور کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے سائنسی، علمی اور تکنیکی مشاہدہ سے مدد لے کر ہلال کا فیصلہ ہو تو ساری مشکل حل ہوجاتی ہے۔

یہ بات درست ہے کہ شریعت اسلامیہ تمام امور میں، تمام معاملات میں حاکم ہے اور آج کے دور کی ایجادات، علمی ترقی اور تکنیکی آلات، یہ سب شریعت کے خادم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ شریعت اسلامیہ نہ تو ان کے استعمال سے روکتی ہے، نہ ان سے مدد لینے سے روکتی ہے۔ کیونکہ یہ سب اس دور میں جو مسیح موعودؑ کا دور ہے شریعت اسلامیہ کے خادم کے طور پر ہیں۔ اسی طرح یہ بھی ایک مسلّمہ اصول ہے کہ عبادات میں شک وشبہ کی اجازت نہیں ہوتی۔ ان کی بنیاد قطعیت اور یقین پر ہوتی ہے۔ موجودہ سائنسی علوم کی روشنی میں چاند کی رؤیت علمی اپنے اندر قطعیت رکھتی ہے۔ اور ظاہری آنکھ سے مشاہدہ اُسے یقینی بناتا ہے۔ اس لحاظ سے رؤیت عینی یا ظاہری آنکھ سے چاند کا مشاہدہ کرنا دراصل رؤیت علمی کے لئے یقینی شہادت کا درجہ پاتی ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے تفسیر کبیر میں یہ تحریر فرمایا کہ:

”رؤیت بھی کئی قسم کی ہوتی ہے۔ رؤیت عقلی، رؤیت عینی اور رؤیت مشاہدہ۔ علم الیقین کے بدلے میں بھی ایک رؤیت حاصل ہوتی ہے جو رؤیت علمی ہوتی ہے؟۔

(تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 542 کالم 2)

اب دیکھنا یہ ہے کہ رؤیت علمی کی کیا حیثیت ہے۔ اس کے لئے حسب ذیل چار امور غور طلب ہیں۔

(1) رؤیت علمی چاند کی گردش کے تمام مدارج، حالات یا اُس کے تمام Phases کا علم بہم پہنچاتی ہے۔ جبکہ چاند کی عینی رؤیت ظاہری اسباب یا رکاوٹوں کی وجہ سے ہر رات ممکن ہی نہیں ہوتی۔

(2) ظاہری اسباب یا ناموزوں طبعی حالات ہلال کی رؤیت عینی کے لئے ایک وقتی رکاوٹ ہیں جبکہ رؤیت علمی کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ اس کا مشاہدہ قطعیت پر مبنی ہے۔

اگر ہلال کو دیکھنے کے لئے رؤیت عینی کو بھی حتمی قرار دے دیا جائے تو پھر وہ ممالک جہاں اکثر وبیشتر بادل چھائے رہتے ہیں۔ وہاں تو پھر ہر قمری مہینہ 30 دن کا ہوگا جو کہ ناممکن ہے۔ اس لئے وہاں پر لازماً اندازہ کرنا پڑے گا۔ اور آج کے دور میں وہ اندازہ سائنسی اور علمی مشاہدہ یا تکنیکی آلات کے مشاہدہ سے ہی ممکن ہے۔

یہ درست ہے کہ طبعی حالات کی رؤیت ہلال کے معاملہ میں بڑی اہمیت ہے۔ لیکن اگر سائنسی اور علمی مشاہدہ یہ بتا رہا ہو کہ چاند یا ہلال آج شام ہر صورت میں افق پر طلوع ہو کر نظر آئے گا اور اسی وقت بادل وغیرہ آ کر چاند کی رؤیت کے لئے ایک ظاہری روک بن جاتے ہیں تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہ ہوگا کہ ہلال طلوع نہیں ہوا۔ کیونکہ بادل تو ایک وقتی رکاوٹ ہیں۔ لیکن اگر بادل نہ بھی ہوں اور ویسے مطلع صاف نہ ہو، بعض اوقات فضا میں کثافت زیادہ ہوتی ہے تو اس صورت میں بھی ہلال ظاہری آنکھ سے نظر نہیں آسکتا لیکن دُوربین یا ٹیلی سکوپ سے اسے دیکھا جاسکتا ہے۔

(3) جیسا کہ ذکر کیا جاچکا ہے کہ بادلوں وغیرہ کا آجانا ہلال کی رؤیت عینی کے لئے ایک ظاہری سبب یا رکاوٹ ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ ہم چودھویں رات کے چاند کا محض اس لئے انکار کردیں کہ بادل آئے ہوئے ہیں اور یہ چودھویں رات نہیں ہے۔ بلکہ آئندہ رات چودھویں ہوگی وغیرہ۔ اسی طرح جس رات چاند کا گرہن لگتا ہے اگر اس رات بادل آجائیں تو نہ ہم چاند کو دیکھ سکیں گے نہ ہی گرہن کو۔ لیکن کیا ہم کہہ سکیں گے کہ چاند کو گرہن نہیں لگا کیونکہ ہم نے چاند کو دیکھا نہیں ہو۔ حالانکہ چاند بھی موجود ہوگا اور اسے گرہن بھی لگا ہوا ہوگا۔

یہی وجہ ہے کہ سائنسی اور علمی مشاہدہ کی روشنی میں سورج گرہن اور چاند گرہن کے بارہ میں معلومات مشتہر کی جاتی ہیں۔ وہ ایک سیکنڈ کے فرق کے بغیر بالکل درست ثابت ہوتی ہے۔ مثلاً یہی کہ کس وقت پر کس تاریخ کو گرہن لگنا شروع ہوگا اور کب ختم ہوگا۔ کن کن علاقوں یا خطوں میں یہ گرہن نہیں دیکھا جاسکتا ہوگا وغیرہ۔ یہ سب معلومات اور باتیں حتمی ہوتی ہیں اور ان میں قطعیت پائی جاتی ہے۔

موجودہ سائنسی علوم اور فلکیاتی مشاہدہ ہمیں بتاتا ہے کہ نئے چاند کی پیدائش کب ہوگی، کب وہ اس کیفیت میں آئے گا کہ ظاہری آنکھ سے ہلال کی شکل میں دیکھا جاسکتا ہے، کتنے وقت تک افق پر رہے گا، افق میں کس مقام پر ہوگا۔ (چاند دیکھنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ چاند دیکھنے والوں کو بھی یہ علم ہو کہ افق پر چاند کس مقام پر ہوگا۔ جہاں سورج غروب ہوا ہے اس سے کس مقام پر ہوگا۔ دائیں بائیں یا عین اوپر۔ کیونکہ ہلال باریک ہوتا ہے اور وہ دیکھتے دیکھتے نیچے غروب ہوجاتا ہے)۔

سائنسی مشاہدہ ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ ہلال کی چوڑائی کُل روشن چاند (بدرِکامل) کا ایک فیصد ہو تو ہلال کے نظر آنے کا امکان ہوتا ہے اور کس خطہ میں یا ملک کے کس مقام پر نظر آئے گا۔ جماعت احمدیہ کی ویب سائٹ alislam.org پر بھی رائل آبزرویٹری لندن کے حوالہ سے یہ بات موجود ہے کہ 20 گھنٹے اگر چاند کی عمر ہوچکی ہو تو وہ ظاہری آنکھ سے دیکھا جاسکتا ہے۔

اسی طرح علمی وسائنسی مشاہدہ یہ بھی بتاتا ہے کہ چاند اپنی گردش کے دوران زمین سے قریب ترین فاصلہ پر کب ہوگا اور اس کا زمین سے فاصلہ کتنا ہوگا یا زمین سے دور تر کب ہوگا اور اس کا اس وقت زمین سے فاصلہ کتنا ہوگا۔ وغیرہ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جب سائنسی اور علمی مشاہدہ یہ بتا رہا ہو کہ ابھی نئے چاند کی پیدائش نہیں ہوئی تو اس حالت میں کسی فرد واحد کی گواہی کو کیسے قبول کیا جاسکتا ہے کہ اس نے چاند یا ہلال دیکھا ہے۔ بلکہ اس کی گواہی قابل ردّ ہوگی۔

پس جب سائنسی اور علمی مشاہدہ بتا رہا ہو کہ چاند کی پیدائش نہیں ہوئی یا ہلال افق پر طلوع ہو کر نظر نہیں آئے گا تو اس وقت کسی شخص یا اشخاص کا گواہی دینا کہ انہوں نے چاند دیکھا ہے کسی طور پر بھی قابل قبول نہیں ہوگا۔ بعینہٖ اسی طرح جب سائنسی اور علمی مشاہدہ بتا رہا ہو کہ آج غروب آفتاب

باقی صفحہ نمبر 6 پر ملاحظہ فرمائیں

سائنسی ذرائع سے رؤیت ہلال

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ 19/جنوری 1996ء میں فرمایا:

﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾۔ شَهِدَ شَهرًا سے مراد یہ ہے جو رمضان کو طلوع ہوتا دیکھے ۔ یعنی رمضان کا چاند جس پر طلوع ہوگا وہ روزے رکھے۔

اب رمضان کا مہینہ اصل میں بیک وقت، ہر جگہ اکٹھا طلوع نہیں ہوتا اور یہ بحثیں عام اٹھ رہی ہیں کہ کیوں نہ کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا جائے کہ سب مسلمان بیک وقت روزے رکھیں۔اور یہ جو جھگڑے چل رہے ہیں آج ان کا رمضان شروع ہوگیا کل ان کا رمضان شروع ہوگیا ان جھگڑوں کا قضیہ ہی چکا دیا جائے مگر قرآن تو نہیں چکاتا۔

قرآن کریم نے تو اس مضمون کو کھلا چھوڑا ہوا ہے ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ ہوسکتا ہے کہ ایک ہی ملک میں رہتے ہو اور اس ملک کے افق الگ الگ ہوں اور اگر ایک شخص نے ﴿شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ﴾ اس کے وقت کو پایا ہو تو اس پر فرض ہے کہ روزے رکھے ۔ ایک وہ جس نے نہیں پایا اس پر فرض نہیں ہے بلکہ مناسب نہیں ہے کہ روزے رکھے اسے انتظار کرنا ہوگا جب تک اس آیت کا اطلاق اس پر نہ ہو۔

تو رمضان بھی بعینہٖ ایک ہی تاریخ کو ہر جگہ شروع نہ ہوتا ہے، نہ ہوسکتا ہے۔ممالک بدل جائیں تو پھر تو ویسے ہی ناممکن ہے کیونکہ اگر جب بھی رمضان کا چاند طلوع ہوگا اس وقت کسی جگہ گھپ اندھیرا، آدھی رات ہوگی، کسی جگہ صبح کا سورج طلوع ہورہا ہوگا، کسی جگہ دوپہر ہوگی، کسی جگہ عصر کی نماز پڑھی جارہی ہوگی تو کیسے ممکن ہے کہ خدا نے جو نظام پیدا فرمایا ہے اس کے برعکس احکام جاری فرمائے۔اس لئے ﴿مَنْ شَهِدَ﴾ کا مضمون جو ہے بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ ہرگز خدا کا یہ منشاء نہیں کہ سب اکٹھے روزے رکھیں، اکٹھے ختم کریں۔ ہرگز یہ منشاء نہیں کہ تمام دنیا میں ایک دن عید منائی جائے یا سارے ملک میں اگر وسیع ملک ہے ایک ہی دن عید منائی جائے ۔ چھوٹے ملک میں تو ممکن ہے مگر وسیع ممالک بعض ایسے ہیں جو شمال سے بہت دور تک جنوب کے ایک حصے میں پھیلے ہوئے ہوتے ہیں، یا شرقاً غرباً بہت وسیع ہیں، ان کے افق بدل جاتے ہیں۔ اب چلی (Chilli) کو دیکھیں کہ کتنا اوپر سے امریکہ کے وسط سے قریباً شروع ہوکر اور جنوب میں وہاں تک چلا جاتا ہے کہ اس سے آگے کوئی اور ملک نہیں ہے جو قطب جنوبی کے قریب تر ہو اس سے ۔ اور روس کی چوڑائی اتنی ہے کہ روس کے اندر تین گھنٹے کا فرق پڑ جاتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ ۔ امریکہ کی چوڑائی میں وسعت اتنی بڑی ہے کہ وہاں بھی کم وبیش اتنا ہی فرق پڑ جاتا ہے تو یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ ایک ملک میں بھی بیک وقت رمضان شروع ہوسکتا ہے ۔ یا بیک وقت ایک ملک میں ایک عید کا دن طلوع ہوسکتا ہے......"۔

✽✽✽✽✽

"﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ جس پر یہ مہینہ طلوع ہوگا اسی کو روزے رکھنے ہیں۔ دیکھا دیکھی سنی سنائی بات پر روزے نہیں رکھنے اور یہاں ﴿مَنْ﴾ میں صرف ایک فرد واحد مراد نہیں ہے بلکہ وہ قوم ہے جس کا اُفق ایک ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس کا طریق یہ جاری فرمایا کہ اگر ایک ہی افق کے لوگ کسی موسم کی خرابی کی وجہ سے اکثر نہ دیکھ سکتے ہوں تو ان میں دو قابل اعتماد یا چار قابل اعتماد، کچھ قابل اعتماد لوگ اٹھ کھڑے ہوں اور وہ کہیں، گواہی دیں کہ ہم نے دیکھا ہے تو اگر افق مشترک ہے تو سب کا ہی رمضان شروع ہوجائے گا اور اگر افق مشترک ہے تو سب ہی کی عید ہوجائے گی۔

تو ﴿مَنْ﴾ کا لفظ واحد پر بھی آتا ہے اور جمع پر بھی۔ یہ مراد نہیں ہے کہ ہر ایک جب تک آنکھ سے دیکھ نہ لے رمضان شروع نہ کرے یہ تو ناممکن ہے۔ جو ہلال ہے خصوصاً پہلے دن کا ہلال وہ تو آنی جانی چیز ہے دیکھتے دیکھتے ہی غائب ہوجاتا ہے ۔ انگلیاں اٹھ رہی ہوتی ہیں اتنے میں وہ مطلع سے غائب ہو چکا ہوتا ہے۔ پس ہلال کا مطلع بھی چھوٹا ہوتا ہے اس لئے ﴿شَهِدَ مِنْكُم﴾ کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ تم میں سے جو اپنی آنکھوں سے دیکھے صرف وہی شخص روزے رکھے۔ مراد یہ ہے وہ لوگ جن کا اُفق ایک ہے، جن کے ہمیشہ سے ہی چاند اکٹھے طلوع ہوتے ہیں، جب طلوع ہوتے ہیں سب پر ہی طلوع ہوتے ہیں، جب غروب ہوتے ہیں تو سب پر ہی غروب ہوتے ہیں، پس وہ لوگ جن کا اُفق مشترک ہو ان میں سے کوئی بھی دیکھے تو سب قوم کے دیکھنے کا حکم ان پر صادق آجائے گا گویا ساری قوم نے دیکھ لیا............"۔

✽✽✽✽✽

"اب اس مضمون میں ایک پہلو رہ جاتا ہے جس کی عموماً آپ بحثیں سنتے ہیں اور پڑھتے بھی ہیں وہ یہ ہے کہ کیا مشینی ذرائع سے چاند کا علم پانا ﴿مَنْ شَهِدَ مِنْكُم﴾ کے تابع ہوگا یا نہیں ہوگا؟ اگر ہو تو پھر دیکھنا متروک ہے۔اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مشینوں کے ذریعہ چاند دکھائی دے جاتا ہو لیکن نظر سے نہ دکھائی دیتا ہو۔تو کیا قرآن کریم کا پہلا عمل یعنی پہلے دور کا عمل اس مشینی عمل کے مقابل پر رد ہوجائے گا ۔ یا پہلے دور کا عمل جاری رہے گا اور مشینی دور کا عمل متروک سمجھا جائے گا؟ یہ بحث ہے جو بہت سے لوگوں کو الجھن میں مبتلا رکھتی ہے۔حالانکہ اس میں ایک ادنیٰ ذرہ برابر بھی کوئی الجھن نہیں۔الجھن لوگوں کی نافہمی اور ناسمجھی میں ہے ورنہ امر واقعہ یہ ہے کہ نئے دور میں مشینوں کے حوالے سے یا برقیاتی آلوں کے حوالے سے اگر آپ چاند کے طلوع کا علم حاصل کریں تو وہ ﴿مَنْ شَهِدَ﴾ کے تابع رہتا ہے اور جہاں ﴿مَنْ شَهِدَ﴾ سے ہٹتا ہے وہاں اس پر عمل درآمد نہیں ہوگا، وہاں بے اعتبار ہوجائے گا۔ جو لوگ نہیں سمجھتے وہ ٹھوکر کھاتے ہیں اور پھر آپس میں خوب ان کی لڑائیاں ہوتی ہیں............"۔

✽✽✽✽✽

"چاند جو طلوع ہوتا ہے وہ جب زمین کے کنارے سے اوپر آتا ہے تو اگرچہ سائنسی لحاظ سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ زمین کے افق سے چاند ذرا سا اوپر آچکا ہے لیکن وہ چاند لازم نہیں کہ نظر سے دیکھا جاسکتا ہو۔ اس لئے سائنس دانوں نے بھی ان چیزوں کو تقسیم کر رکھا ہے۔ اگر آپ اچھی طرح ان سے جستجو کرکے بات پوچھیں تو وہ آپ کو بالکل صحیح جواب دیں گے کہ دیکھو ہم یہ تو یقینی طور پر معلوم کرسکتے ہیں کہ یہ چاند کسی دن کتنے بجے طلوع ہوگا۔یعنی سورج غروب ہوتے ہی اوپر ہوچکا ہوگا لیکن اس کا مطلب یہ نہ سمجھو کہ اگر موسم بالکل صاف ہو اور کوئی بھی رستے میں دھند نہ ہو تب بھی تم اس کو اپنی آنکھ سے دیکھ سکتے ہو۔ کیونکہ چاند کو طلوع ہونے کے بیس منٹ یا کچھ اوپر مزید چاہئے اور ایک خاص زاویئے سے اوپر ہونا چاہئے۔ اگر وہاں تک پہنچے تو پھر آنکھ دیکھ سکتی ہے ورنہ نہیں دیکھ سکتی۔

✽✽✽✽✽

"﴿شَهِدَ﴾ کا مطلب ہے جو گواہ بن جائے، جو دیکھ لے، جو پالے۔ مگر سائنس دان ہی یہ بھی آپ کو بتاتے ہیں اور قطعیت سے بتاتے ہیں کہ اگر اتنے منٹ سے اوپر چاند ہوچکا ہو یعنی سورج ڈوبنے کے بعد مثلاً پندرہ منٹ کی بجائے بیس منٹ تک رہے تو پہلے پندرہ منٹ میں اگر دکھائی نہیں دے سکتا تو آخری پانچ منٹ میں دکھائی دے سکتا ہے یا اس کا زاویہ اتنا ہو کہ وہ زمین کے ایسے افق سے اونچا ہو چکا ہو جو افق چاند اور ہماری راہ میں حائل رہتا ہے۔اس سے جب اونچا ہوگا تو لازماً دیکھ سکتے ہو۔ پھر بادل ہوں تو الگ مسئلہ ہے لیکن اگر بادل نہ ہوں تو لازماً ننگی آنکھ سے دیکھ سکتے ہو تو پھر ﴿شَهِدَ مِنْكُم﴾ کا حکم صادق آگیا۔ کیونکہ ﴿شَهِدَ﴾ میں ساری قوم کا دیکھنا تو فرض تھا ہی نہیں۔ کچھ بھی دیکھ سکتے ہوں لیکن اس طرح دیکھ سکتے ہوں جیسے انسان کی توفیق ہے کہ ننگی آنکھ سے دیکھ سکے۔ وہ فتویٰ لازماً ساری قوم پر برابر صادق آئے گا اور وہ لوگ جن کا افق ایک ہے وہ سائنسی ذرائع سے معلوم کرکے پہلے سے فیصلہ کرسکتے ہیں۔

تو اس لئے وہ جھگڑے کہ اب اکٹھی کیسے عید کی جائے یا اکٹھا رمضان کیسے شروع کیا جائے، یہ جھگڑے تو اس دور میں ختم ہو چکے ہیں اور اگر ہیں تو ان لوگوں نے پیدا کئے ہیں جو بے وجہ ناسمجھی سے اختلاف کرتے ہیں۔ پس یہ جو نظارے یہاں دکھائی دیتے ہیں کہ ایک ہی ملک میں ایک عید آج ہورہی ہے ایک کل ہورہی ہے ایک پرسوں ہوگی یہ قرآن کریم کے بیان کا ابہام ہرگز نہیں ہے۔قرآن کریم کا بیان بیّنات میں سے ہے، صاف کھلا کھلا ہے ۔اگر اس پر چلیں تو ناممکن ہے کہ یہ اختلاف ہوں یا ننگی آنکھ سے چاند نظر آئے گا یا آلات کے ذریعہ آئے گا اور دونوں ایک دوسرے پر بالکل چسپاں ہوں گے اور ان کے درمیان کوئی بھی اختلاف نہیں ہوگا۔ سائنسی فتویٰ بعینہٖ وہی ہوگا جن شرائط کے ساتھ میں بیان کررہا ہوں جو ننگی آنکھ کے دیکھنے کا فتویٰ ہے۔تو اس لئے یہ دور ایسا ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ کے قائم کردہ قوانین کو خدا نے خود ہی بندوں کے لئے مسخر فرما رکھا ہے اور نئی نئی باتیں جو ہمارے علم میں آرہی ہیں ان کو خدمت دین میں استعمال کرنا چاہئے۔

پس جماعت احمدیہ کی طرف سے جو کیلنڈر شائع ہوتے ہیں اور ابھی بھی یہاں ہو چکے ہیں یا ہر ملک میں ہوتے ہیں ان کی گواہی قطعی ہے کیونکہ ہم کبھی بھی ایسی گواہی کو قبول نہیں کرتے جہاں ننگی آنکھ سے چاند کا دیکھنا ممکن نہ ہو۔ جہاں یقینی ہو کہ اگر موسم صاف ہے تو چاند ضرور دکھائی دے گا وہاں قبول کیا جاتا ہے اور مہینوں کے جو دوسرے دن ہیں یا اس کا شروع اور آغاز ،دوسرے مہینوں سے تعلقات وہ ہمیشہ ٹھیک بیٹھتے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل یکم نومبر 2002ء)

✽✽✽✽✽

دعا نہایت نازک امر ہے

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی ؓ روایت کرتے ہیں کہ:

"بہت سے خطوط حضرت مسیح موعود ؑ کی خدمت میں دعا کے لئے آتے ہیں اور جواب میں لکھا جاتا ہے کہ دعا کی گئی اور یہ واقعی امر ہے کہ حضرت مسیح موعود ؑ دعا کی ہر درخواست پر توجہ کرتے ہیں۔ تھوڑے دنوں کے بعد بعض لکھتے ہیں کہ "کچھ فائدہ نہیں ہوا اور دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو آپ نے دعا نہیں کی یا اگر کی ہے تو توجہ سے نہیں کی"۔ یہ ایسی خطرناک ٹھوکر ہے کہ اس کا نتیجہ آخر منہ کے بل گرنا ہوتا ہے۔ مَیں نے ایک دن اس بارہ میں عرض کیا۔ فرمایا سخت ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ دعا کے مضمون پر قلم اٹھایا جائے اور پہلے مضمون کافی ثابت نہیں ہوئے۔ فرمایا دعا نہایت نازک امر ہے۔ اس کے لئے شرط ہے کہ مستدعی اور داعی میں ایسا رابطہ مستحکم ہوجائے کہ اس کا درد، اس کا درد ہوجائے۔ اور اس کی خوشی اس کی خوشی ہوجائے۔ جس طرح شیرخوار بچہ کا رونا ماں کو بے اختیار کردیتا ہے اور اس کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے ۔ ویسے ہی مستدعی کی حالت زار اور استغاثہ پر داعی سراسر رقت اور عقد ہمت بن جائے۔

(الحکم ۔قادیان۔ 17/اگست 1899ء صفحہ 1)

✽✽✽✽✽✽

دنیا کے ہمّ وغم میں گرائے جانے والے آنسو

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی ؓ حضرت مسیح موعود ؑ کی سیرت کے ذکر میں فرماتے ہیں:

"میرے سامنے کی بات ہے ایک نوجوان نے آپ کے حضور میں دنیا کے مصائب کی کہانی شروع کی اور طرح طرح کے ہمّ وغم بیان کئے۔ آپ نے بہت سمجھایا کہ ہمہ تن ان امور میں کھویا جانا خسارت آخرت کا موجب ہوتا ہے۔ اس قدر جزع فزع مومن کو نہیں چاہئے۔ آخر وہ زور زور سے رونے لگا۔ حضرت اقدس ؑ باوجود جبلی رحم وکرم اور نہایت ہی رقیق طبیعت ہونے کے ایسے خفا ہوئے کہ مَیں حیران ہوگیا۔ اسے کہا: "بس کرو! مَیں ایسے رونے کو جہنم کا موجب جانتا ہوں۔ میرے نزدیک جو آنسو دنیا کے ہمّ وغم میں گرائے جاتے ہیں وہ آگ ہیں جو بہانے والے کو ہی جلا دیتے ہیں ۔ میرا دل سخت ہوجاتا ہے ایسے شخص کے حال کو دیکھ کر جو ایسی جیفہ کی تڑپ میں کُڑھتا ہے"۔

(الحکم ۔قادیان۔ 17/اگست 1899ء صفحہ 4)

(روایات حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی صفحہ 20-21)

✽✽✽✽✽✽

بقیہ:دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 16

العزیز نے ان بچوں کو قلم عطا فرمائے جن کو اس سے قبل قلم نہیں ملے تھے۔واقفین نو بچوں کی یہ کلاس گیارہ بجے تک جاری رہی۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ واقفات نو بچیوں کی کلاس شروع ہوئی۔پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو ترجمہ سے ہوا جو عزیزہ عافیہ وہاب بٹ نے کی۔بعد ازاں اطاعت امام کے موضوع پر عزیزہ ماہا سیّد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پیش کی۔اسکے بعد عزیزہ ملیحہ مرزا نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ”وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو“ خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا جس کے بعد عزیزہ شائستہ ملک نے مسجد نصرت جہاں کا تعارف پیش کیا۔بعد ازاں عزیزہ ماہم ندیم نے ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتوں پر احسانات“ کے عنوان پر تقریر کی۔اس تقریر کے بعد ناصرات نے کورس کی شکل میں ترانہ ”سو سال خلافت جو تسلسل سے رواں ہے“ پیش کیا۔جس کے بعد عزیزہ شہر بانو طاہر نے ’اسلام کی اخلاقی تعلیم‘ اور عزیزہ نداء جاوید نے ’خلافت کی برکات‘ پر مضامین پیش کئے۔کلاس کے آخری پروگرام میں ناصرات کے ایک گروپ نے ترانہ ”جو تخت مسیحا پر جلوہ نما ہے“ پیش کیا۔

کلاس کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان بچیوں کو قلم عطا فرمائے جن کو اس سے قبل قلم نہیں ملے تھے۔اس کے علاوہ تمام بچیوں کو البم بھی عنایت فرمائیں۔کلاس کا پروگرام دوپہر بارہ بجے تک جاری رہا۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ

واقفین نو بچوں اور بچیوں کی کلاسز کے بعد بارہ بجکر دس منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ڈنمارک کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مسجد نصرت جہاں میں میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور نے **مہتمم مال** سے خدام کے بجٹ اور چندہ ادا کرنے والے خدام کا تفصیلی جائزہ لیا اور بجٹ بنانے کا طریق بتایا۔حضور انور نے فرمایا خدام کی ایک لسٹ بنائیں آپ کو پتہ چلے گا کہ کمانے والے کتنے ہیں اور نہ کمانے والے کتنے ہیں۔اسی طرح طلباء کتنے ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں کی انکم اور خدام کے حالات کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ اپنا بجٹ صحیح کریں۔اس میں ابھی بہت آگے بڑھنے کی گنجائش ہے۔چھوٹی جماعتوں میں قائدین بنائیں،زعماء بنائیں اور اپنے نظام کو آرگنائز کریں۔

مہتمم اشاعت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ خدام کی تربیت کے لئے رسالہ شائع کرسکتے ہیں۔اس کا جائزہ لیں۔

مہتمم اطفال سے حضور انور نے اطفال کی تجنید کا جائزہ لینے کے بعد ہدایت فرمائی کہ اپنی تجنید ہر لحاظ سے مکمل کریں ابھی کافی گنجائش ہے۔فرمایا شروع سے ہی اطفال کی تربیت کریں اور ان کی ایسی تعلیم و تربیت کریں کہ یہ برائیوں میں نہ پڑیں۔ان کے والدین کو بھی اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔اگر بچپن میں صحیح تربیت نہ ہو تو بعد میں بڑے ہو کر بعض گھروں سے چلے جاتے ہیں۔اس لئے شروع سے ہی ان کو سمجھانا ضروری ہے۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ سے اس کے شعبہ کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خدام الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ براہ راست حضور انور کو آنی چاہئے۔فرمایا خدام کو اور اپنی مجالس کو آرگنائز کریں اور اپنے نظام کو مضبوط کریں۔

مہتمم نو مبائعین کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ نو مبائعین کو بیعت کرنے کے بعد تین سال کے اندر اندر جماعت کے نظام میں آجانا چاہئے اس کے بعد وہ نو مبائعین نہیں رہیں گے۔

مہتمم تجنید کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خدام کی تجنید مکمل کریں۔جن جن علاقوں میں فیملیز آباد ہیں وہاں پہنچیں اور تجنید بھی مکمل کریں اور مجالس بھی قائم کریں۔جو خدام گھروں کو چھوڑ کر علیحدہ رہ رہے ہیں ان کی فہرست مکمل کریں۔ان سے رابطہ رکھیں اور ان کی تربیت کریں اور ان کے نام اپنی تجنید میں شامل کریں اور جائزہ لیں کہ کس طرح ان کو واپس لایا جاسکتا ہے۔

مہتمم تعلیم کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ طلباء کی فہرستیں بنائیں،سکول کے طلباء،پھر یونیورسٹی جانے والے طلباء کی فہرستیں ہوں۔فرمایا آپ کی مجلس عاملہ میں مہتمم امور طلباء ہونا چاہئے۔حضور انور نے فرمایا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی چھوٹی کتاب مقرر کریں اور سال میں ایک دو مرتبہ خدام سے اس کا امتحان لیں۔حضور انور نے فرمایا جن کتب کے انگریزی زبان میں ترجمے ہوچکے ہیں ان میں سے بھی رکھی جاسکتی ہیں تاکہ جو اردو نہیں پڑھ سکتے وہ انگریزی زبان میں پڑھیں اور پھر امتحان دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کتاب ”شرائط بیعت اور ایک احمدی کی ذمہ داریاں“ کو بھی آپ لے سکتے ہیں اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ ہوچکا ہوا ہے باری باری ایک ایک شرط کو لے سکتے ہیں۔

حضو رانو ر نے **مہتمم تربیت** کو ہدایت فرمائی کہ ہر ویک اینڈ پر کلاسز لیا کریں۔تربیتی کلاسز ہونی چاہئیں۔تربیتی کلاسز کے لئے مزید سنٹر بنائیں۔

مہتمم صحت جسمانی کے پروگراموں کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ کھیلوں کے ذریعہ آپ خدام کو اپنے قریب لاسکتے ہیں۔ان ڈور کھیلوں کے پروگرام بنائیں۔خدام آئیں گے۔مسجد سے رابطہ رہے گا۔نمازیں پڑھیں گے اس طرح کھیلوں کے ساتھ ساتھ ان کی تربیت بھی ہوگی۔

مہتمم وقار عمل کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کی مسجد کی صفائی کو اب Maintain رکھنا ہے۔

مہتمم خدمت خلق کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ یہاں بھی ہیومینٹی فرسٹ کو رجسٹر کروائیں۔فرمایا ہسپتالوں میں اور اولڈ پیپلز ہوم میں جائیں۔بوڑھوں سے ملیں ان کا حال پوچھیں۔مریضوں کی عیادت کریں پھل پھول وغیرہ ساتھ لے جائیں۔حضور انور نے فرمایا بلڈ بنک بنائیں۔خدام بلڈ Donate کریں۔خدام باقاعدہ احمدیہ مسجد کے نام سے رجسٹر ہوں۔پتہ لگے کہ آپ ملک کی خدمت کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: **مہتمم امور طلباء** کا کام ہے کہ لازمی ایجوکیشن کے بعد احمدی طلباء مزید آگے بڑھیں۔یونیورسٹی میں جائیں۔ان کی کونسلنگ کی جائے،ان کو گائیڈ کیا جائے۔حضور انور نے فرمایا یونیورسٹیوں میں سمپوزیم ہوں آپ وہاں جاکر اسلام کی خوبیاں بیان کریں۔

حضور انور نے فرمایا جو خدام گھروں سے دور ہیں۔جماعت سے تعلق نہیں ہے ان کو پیار سے سمجھائیں سخت رویّہ اختیار نہیں کرنا۔پیار و محبت سے لائیں گے تو آجائیں گے۔فرمایا خود سوچیں اور راستے نکالیں کہ ان کو کس طرح واپس لانا ہے۔فرمایا والدین اپنے بچوں کو سنبھالیں اور قریب لائیں۔فرمایا آپ سختی کریں گے تو یہ مزید دُور ہٹ جائیں گے۔فرمایا باقی ہر مہتمم کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اپنی ڈیوٹی ادا کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اب ایک بہت بڑا Break Through ہوا تھا۔میڈیا میں غیر معمولی طور پر ذکر آیا ہے اب اس کو Maintain رکھیں۔حضور انور نے فرمایا آپ اپنے نمونہ سے مثال قائم کریں گے تو آگے نمونے بنیں گے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔بجائے اس کے یہ دیکھیں کہ فلاں میں کیا برائی ہے۔یہ دیکھیں کہ مجھے خدا نے جو پوٹینشل دیا ہے اس سے میں جماعت کی کیا خدمت کرسکتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: ناکسوو جماعت کے جو احمدی ہیں اب وہ نو مبائع نہیں رہے ان کو باقاعدہ نظام جماعت کا حصہ بنائیں۔ **تین سال کے بعد نو مبائع نہیں رہتا** اس کو باقاعدہ جماعت کے نظام کا حصہ بنانا چاہئے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ **مشعل راہ کی جو جلدیں چھپ چکی ہیں وہ سب منگوائیں**۔نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ حضور انور کی یہ میٹنگ ایک بجے دوپہر ختم ہوئی۔آخر پر مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

اس موقع پر ڈیوٹی دینے والے خدام نے بھی حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کی میٹنگ

پروگرام کے مطابق پانچ بجے سہ پہر نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ڈنمارک کی میٹنگ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شروع ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرداً فرداً لجنہ عاملہ کی تمام ممبران سے ان کے شعبوں اور کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہر سیکرٹری کو ہدایات سے نوازا۔نیشنل لجنہ اماء اللہ کی یہ میٹنگ چھ بجکر دس منٹ پر ختم ہوئی۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کی میٹنگ

اس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ ڈنمارک کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

قائد تعلیم کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ انصار کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب مطالعہ کے لئے مقرر کریں یا کتاب کا کوئی حصہ مقرر کریں اور پھر انصار سے اس کا امتحان لیں اور انہیں کہیں کہ بے شک کتاب سے دیکھ کر پرچہ حل کرلیں لیکن سب امتحان دیں۔

حضور انور نے **قائد تربیت** کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ انصار کو توجہ دلاتے رہیں کہ گھروں میں اپنے بچوں کی تربیت کریں۔ان کو نماز پڑھائیں،قرآن کریم کی تلاوت کی عادت ڈالیں اور نگرانی بھی کریں۔

قائد ذہانت و صحت جسمانی اور محاسب کے کاموں کا بھی حضور انور نے جائزہ لیا۔قائد عمومی سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنی مجالس ہیں جو آپ کو ریگولر رپورٹس بھجواتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا تمام مجالس سے ماہانہ رپورٹ لیا کریں اور پھر اپنی ماہانہ رپورٹ تیار کرکے مجھے بھجوایا کریں۔حضو رانور نے فرمایا کہ قائد عمومی کا یہ بڑا کام ہے کہ اپنے تمام حلقہ جات کو Acte کریں،خود بھی دورہ کریں،وفود بھجوائیں۔

نائب صدر صف دوم کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ صف دوم کے انصار کے لئے خاص پروگرام بنائیں۔ان کی جوانی کی روح قائم رہنی چاہئے۔

قائد وقف جدید، تحریک جدید سے حضور انور نے ان کے کام کا جائزہ لیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی جو انصار نو مبائع ہیں ان کو سنبھالیں اور انصار کی تنظیم کا بھی حصہ بنائیں۔

قائد تبلیغ و قائد ایثار سے بھی ان کے پروگراموں کا حضور انور نے تفصیل سے جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ تبلیغ کے لئے چھوٹی چھوٹی جگہوں پر جائیں اور وہاں تبلیغ کے پروگرام بنائیں اور رابطے کریں۔فرمایا۔ڈنمارک کے جو چار جزیرے ہیں ان سب میں پیغام پہنچانے کے لئے پروگرام بنائیں اور دورے کریں۔مختلف قوموں کے جو لوگ آباد ہیں ان میں بھی تبلیغ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ ایثار کو ہدایت فرمائی کہ اولڈ پیپلز ہوم میں جائیں۔خود بھی جائیں اور دوسرے انصار کو بھی بھجوائیں۔ساتھ پھل،پھول وغیرہ لے جائیں۔اس طرح ان کا حال پوچھیں۔ان سے باتیں کریں اور تعلق بڑھائیں۔

قائد تجنید کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تجنید مکمل کرنے کی ہدایت فرمائی۔قائد اشاعت کے کام کا بھی جائزہ لیا۔

قائد مال سے حضور انور نے بجٹ اور انصار کے ماہانامہ چندہ کا تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا۔فرمایا ممبر شپ چندہ کا حساب علیحدہ رکھیں اور چندہ اجتماع کا حساب علیحدہ رکھیں۔فرمایا جو انصار مجلس کے چندہ کو اہمیت نہیں دیتے ان کو آہستہ آہستہ سمجھاتے رہیں۔آپ کا کام سمجھانا اور سمجھاتے چلے جانا ہے۔ان میں قربانی کا احساس پیدا کریں۔

حضور انور نے فرمایا قائد تربیت جب تربیت کرلیں گے تو چندے بھی خود بخود ٹھیک ہوجائیں گے۔حضور انور نے فرمایا **جو شخص لازمی چندہ ادا نہیں کرتا اس سے ذیلی تنظیم کا چندہ نہیں لینا۔سوائے اس کے کہ اس کو بتایا جائے کہ تم جو ذیلی تنظیم کا چندہ دے رہے ہو اس کو اس کو لازمی چندہ میں ڈال رہے ہیں۔**

ایک سوال کے جواب پر کہ جو شخص چندہ اجتماع یا مجلس کا ماہانہ چندہ نہیں دیتا لیکن صدقہ دینا چاہتا ہے تو کیا اس سے صدقہ لے لیا جائے۔حضور انور نے فرمایا کہ جو صدقہ دینا چاہتا ہے اس سے صدقہ لے لیا جائے لیکن اس کو مجلس کا چندہ اور اجتماع کا چندہ ادا کرنے کی تلقین کریں اور سمجھاتے رہیں۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ یہ میٹنگ پونے سات بجے ختم ہوئی۔اس کے بعد عاملہ مجلس انصار اللہ کے ممبران نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بھی بنوائیں۔

اس کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور مختلف علاقوں سے آنے والی تین فیملیز کے ۱۶ ممبران نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوائیں۔

قرآن کریم کے ڈینش ترجمہ کی ٹیم کی میٹنگ

اس کے بعد سوا سات بجے مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں قرآن کریم کے ڈینش ترجمہ کی ٹیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔اس ٹیم کے ممبران کی تعداد ۲۴ تھی۔جس میں بڑی تعداد میں نوجوان بچے اور بچیاں شامل ہیں جو قرآن کریم کے ڈینش ترجمہ کی نظر ثانی کر رہے ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے کام کی حوصلہ افزائی فرمائی اور فرمایا لڑکیوں کی تعداد لڑکوں سے ماشاء اللہ زیادہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ترجمہ تیار ہونے پر مَیں سب کو ایک ایک قرآن کریم اپنے دستخط کرکے تحفۃً دوں گا۔حضور انور کو ترجمہ کی اب تک کی صورتحال کے بارہ میں بتایا گیا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سورتوں کے تعارف کے لئے مکرم ملک غلام فرید صاحب کے انگریزی ترجمہ کو استعمال کرنے کی اجازت دی ہوئی ہے مگر یہ مدّنظر رہے کہ کسی جگہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ کے تعارفی نوٹ سے متضاد نہ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس سے مدد لے کر ڈینش میں ترجمہ کریں تاکہ کام میں رکاوٹ نہ ہو۔حضور انور نے فرمایا قرآن کریم کے متن کا ترجمہ جو کہ انگریزی سے ہونا ہے اس

کے لئے حضرت مولانا شیر علی صاحب ؓ کا ترجمہ استعمال کریں۔ اس میں جو تراجم اور تفسیری نوٹس حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ کے ہیں وہ بھی لے لیں۔ اس طرح ایک بہت اچھا ترجمہ قرآن تیار ہو جائے گا۔ جس میں تین تراجم شامل ہو جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈینش احمدی کمال کرو صاحب اور منیرہ کرو صاحبہ سے بھی تفصیلی گفتگو فرمائی اور ترجمہ کی ٹیم کے دیگر ممبران سے بھی گفتگو فرمائی اور فرمایا میں نے آپ لوگوں کو فارغ نہیں بیٹھنے دینا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کتاب ''شرائط بیعت اور ایک احمدی کی ذمہ داریاں'' کے ڈینش ترجمہ کی بھی ہدایت فرمائی اور فرمایا اس سے آپ کی تربیت میں بھی بہت رہنمائی ہوگی اور پتہ چلے گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ سے کیا توقعات رکھتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی کتاب Revelation &Rationality کے ترجمہ کی بھی تیاری کریں۔

اس اجلاس کی کاروائی مسجد میں پردہ لگا کر کی گئی۔ ایک طرف لجنہ کی ٹیم تھی دوسری طرف مرد حضرات تھے۔ آخر پر ترجمہ گروپ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ علیحدہ علیحدہ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ یہ اجلاس قریباً نصف گھنٹہ جاری رہا۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ لجنہ کی ترجمہ ٹیم کی بعض بچیاں بیرون ملک چلی گئی ہیں لیکن وہ کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ حضور انور فرمایا جس جس نے بھی اس میں حصّہ لیا ان سب کی لسٹ بنالیں۔ ان سب کو مَیں قرآن کریم تحفہ دوں گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے لئے یہ ڈینش مترجمین انشاءاللہ مستقبل میں جماعت کے سکالرز ہوں گے۔

اس اجلاس کے اختتام پر حضور انور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔ آٹھ بجے حضور انور نے مسجد نصرت جہاں میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ آج ڈنمارک میں قیام کا آخری دن تھا۔

11 ستمبر 2005ء بروز اتوار:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں پڑھائی۔

نیشنل مجلس عاملہ ڈنمارک کی میٹنگ

پروگرام کے مطابق صبح دس بجے نیشنل مجلس عاملہ ڈنمارک کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور نے عاملہ کے تمام سیکرٹریان سے باری باری ان کے کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔

سیکرٹری تربیت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جب تک خاندانوں سے ذاتی رابطے پیدا نہ ہوں گے، لوگوں سے رابطے نہ ہوں گے اُس وقت تک تربیت کے نتائج حاصل نہیں ہو سکتے۔ حضور انور نے فرمایا مسجد میں آنے والے تو وہی ہوتے ہیں جن کا پہلے ہی جماعت سے تعلق اور رابطہ ہوتا ہے۔ دیکھنا یہ ہے **جو لوگ مسجد نہیں آتے ان کو کس طرح لانا ہے۔** اِن کے لئے پروگرام بنانے چاہئیں۔ حضور انور نے فرمایا **ایسے لوگوں کو واپس لانے کے لئے عاملہ مل کر بیٹھے، سوچے اور پروگرام بنائے اور اس پر عملدرآمد کی رپورٹ آنی چاہئے۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ کے ہاں تعداد کم ہے اس لئے جو بھی پیچھے ہٹا ہوا ہوتا ہے نظر آجاتا ہے۔ اس کو لانا چاہئے۔ ایسا پروگرام بنائیں کہ ان کے مزاج کے مطابق ان کو قریب لانے کی کوشش کی جائے۔ نوجوان اپنے پروگرام بنائیں اور لجنہ اپنے پروگرام بنائے کہ ان کمزور فیمیلیز کو کس طرح ساتھ ملانا ہے۔

ایڈیشنل سیکرٹری مال کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ جو بے شرح چندہ دیتے ہیں ان کے مسائل ہوں گے۔ ایسے لوگوں کو بتایا جائے کہ بے شرح دینا ہے تو باقاعدہ لکھ کر حضور سے اجازت لیں۔ ان کو کہیں ٹھیک ہے تمہارے حالات ایسے ہیں لیکن تم جماعت میں شامل ہو۔ اسکے اصول و قواعد کی پابندی ضروری ہے۔ چندہ کوئی ٹیکس تو نہیں ہے۔ تمہارے لئے تزکیہ نفس ہے۔ تم اجازت کے لئے لکھو گے تو تمہارے اندر احساس پیدا ہوگا اور خلیفۂ وقت کی توجہ دعا کی طرف ہوگی۔ ہوسکتا ہے تمہارے حالات درست ہو جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جو بالکل چندہ نہیں دیتے ان کو بتایا جائے کہ خدا کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نماز کے ساتھ مالی قربانی کا حکم دیا ہے۔ اس لئے یہ اللہ کا حکم ہے اس پر عمل کرو۔ حضور انور نے فرمایا کوشش کر کے پیچھے لگے رہیں اور توجہ دلاتے رہیں۔ حضور انور نے فرمایا ایسے لوگوں کو جو لکھ کر اجازت نہیں لے سکتے ان کو کہا جائے کہ ہم تمہارے لئے لکھ کر اجازت لے سکتے ہیں۔

سیکرٹری وصیت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو مرد زیادہ کماتے ہیں ان کو توجہ دلائیں کہ وہ وصیت کے نظام میں شامل ہوں۔ حضور انور نے فرمایا تربیت اور اصلاح کے لئے موصیوں کی تعداد بڑھائیں۔

حضور انور نے **سیکرٹری مال** سے بجٹ اور چندہ کی ادائیگی اور چندہ کے معیار کا تفصیل سے جائزہ لیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا **مجلس عاملہ جب بیٹھتی ہے تو چندہ بڑھانے پر غور کرنا چاہئے۔** سوچنا چاہئے کہ کس طرح ہم اپنے چندوں کو بڑھا سکتے ہیں۔ فرمایا پہلے اپنے نمونے قائم کرنے ہیں۔ نیکی کا معیار، مالی قربانی کا معیار قائم کرنا ہے۔ وقت کی قربانی کرنی ہے۔ حضور انور نے فرمایا جب یہ سب چیزیں اکٹھی ہو جائیں گی تو خدا تعالیٰ برکت ڈالے گا۔ اس لئے پہلے اپنے آپ سے شروع کریں۔ حضور انور نے فرمایا آپ کے بجٹ میں ابھی بہت گنجائش ہے اس میں اضافہ کرنا ہے اور بجٹ سے زائد حاصل کرنا ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ چھوٹے لیول پر جماعتوں کو آرگنائز کریں، حلقے بنائیں اور باقاعدہ صدر، سیکرٹری مال بنائیں اور نظام قائم کریں۔ ان حلقوں میں ایک سنٹر بھی ہو جہاں نمازیں پڑھی جائیں۔ جب نمازیں پڑھیں گے تو باقی چیزوں کی بھی عادت پڑے گی۔ جب گھر کے علاوہ چار آدمی اکٹھے ہوں گے تو تربیت بھی ہوگی اور تحریک بھی ہوگی۔ حضور انور نے فرمایا ذاتی رابطے اس وقت ہوں گے جب آپ کے سیکرٹری مال چھوٹی چھوٹی جماعتوں سے رابطہ کریں گے۔ چھوٹے حلقے ان کے سپرد ہوں گے تو ہر کسی سے بآسانی رابطہ ہوگا۔

سیکرٹری امور خارجہ کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو بریک تھرو (BreakThrough) ہوا ہے اس کو اب Maintain کریں۔ نوجوانوں کی ٹیمیں بنائیں اور پریس سے مستقل رابطہ رکھیں۔ پارلیمنٹ کے ممبران سے رابطے ہونے چاہئیں۔ دوسرے شعبوں سے بھی تعلقات بنانے چاہئیں۔

جنرل سیکرٹری کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ اپنی تمام جماعتوں کو آرگنائز کریں۔ کوپن ہیگن بڑی جماعت ہے، حلقے بنائیں، صدر جماعت بنائیں اور نظام کو آرگنائز کریں۔ بوزنین کی جماعت میں دورے کریں۔ ان سے باقاعدہ رپورٹ لیں۔ اسی طرح دوسری جماعتوں سے بھی ماہانہ رپورٹ لیں۔

سیکرٹری جائیداد کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے توجہ دلائی اور فرمایا مسجد اور رہائشی حصہ میں بہت سے کام ہونے والے ہیں ان کو مکمل کروائیں اور مسجد کو Maintain کریں۔

شعبہ سمعی و بصری کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ MTA کے لئے ڈاکومینٹری پروگرام بنا کر بھجوائیں۔ آپ کے ہاں میوزیم ہے پھر Vikings کا میوزیم ہے اور بھی چیزیں ہیں ان کی ڈاکومینٹری بنا کر بھجوائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہاں جو کیبل چینل ہیں ان سے پتہ کریں کہ کیا MTA کو کیبل پر ڈالا جاسکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا ٹیمیں بنائیں اور کام کریں۔ MTA والوں کو فرمایا کہ کیمرہ لیں اور کام کریں۔

سیکرٹری تعلیم کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ **یہ کوشش کریں کہ لازمی تعلیم کے بعد طلباء تعلیم کو نہ چھوڑیں۔** فرمایا کالج میں جانے والوں کی کونسلنگ کی جائے، ان کو گائیڈنس کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کو بتانا چاہئے کہ ان کے اپنی دلچسپی کے لحاظ سے کونسا مضمون ان کے لئے بہتر ہے اور کونسا ایسا Job ہے جو اس مضمون کے ساتھ ان کو آگے مل سکتا ہے۔

سیکرٹری تربیت نو مبائعین کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان سے رابطہ رکھیں۔ ان کے علاقوں میں دورے کریں اور ان سے ملیں۔ فرمایا رابطہ سے مراد یہ ہے کہ ہر ہفتہ رابطہ ہونا چاہئے۔ اگر آپ کا ہر ہفتہ رابطہ ہوگا تو جب وہ کہیں منتقل ہوں گے تو آپ کو علم ہوگا کہ وہ کس جگہ منتقل ہوئے ہیں۔ اس طرح نئی جگہ پر بھی آپ کا رابطہ قائم رہے گا۔ فرمایا ہر ایک سے رابطہ کریں، گھروں میں جائیں، ان کے احوال پوچھیں۔ حضور انور نے بوزنین احباب سے رابطہ کے بارہ میں فرمایا کہ ایک بوزنین فیملی ہے وہ ڈینش زبان بول لیتی ہے ان کے ذریعہ رابطہ رکھیں ان کو جماعت کے نظام کا حصہ بنائیں۔

سیکرٹری وقف جدید کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ بچوں کو بھی چندہ وقف جدید میں شامل کریں۔ فرمایا خدام کو کہیں کہ بچوں کو بھی شامل کریں۔

شعبہ اشاعت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو رسالہ نکالتے ہیں اس میں اُردو کے ساتھ ڈینش حصہ بھی ہونا چاہئے اور یہ رسالہ احمدیوں کو بھی دیں۔ حضور انور نے فرمایا کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی پرنٹ کریں اور دوسرا لٹریچر بھی اور احمدیوں کو دیں وہ پڑھیں۔

سیکرٹری امور عامہ کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو سیکرٹری تربیت کی مدد کے لئے کام کرنا چاہئے۔ فرمایا یہاں معاشی لحاظ سے تو کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔ سیکرٹری تعلیم کے ساتھ مل کر امور عامہ کو کوشش کرنی چاہئے کہ طلباء پڑھائی کی طرف توجہ دیتے رہیں۔ حضور انور نے فرمایا جو لوگ کام نہیں کرتے ان کو کسی نہ کسی کام میں Involve کریں۔ فارغ رہ کر حکومت سے لے کر کھانا ٹھیک نہیں ہے کام کر کے کھائیں۔

سیکرٹری تبلیغ کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ تبلیغ کے لئے پروگرام چاک آؤٹ کریں۔ **ٹیم بنائیں جو ہر مہینے تبلیغ کے لئے جائے۔** فرمایا صرف کوپن ہیگن اور اس جزیرہ میں تبلیغ نہ ہو بلکہ دوسرے جزائر میں بھی جائیں اور تبلیغ کریں۔ فرمایا بعض جگہ عربوں کی چھوٹی کالونیاں ہیں جہاں یہ لوگ اکٹھے رہتے ہیں۔ اسی طرح بوزنین ہیں یہ بھی بعض علاقوں میں اکٹھے رہتے ہیں۔ ان میں بھی پروگرام بنائیں۔ حضور انور نے فرمایا **بک سٹال لگانا، نمائش لگانا یا اجلاسات، میٹنگ کرنا، ان کے علاوہ بھی تبلیغی پروگرام بنائیں۔** تبلیغی پاکٹ تلاش کریں اور پھر وہاں پہنچ کر ان لوگوں سے رابطہ کریں اور تبلیغ کریں۔ فرمایا ایک ایسی ٹیم بنائیں جو لوگوں سے پرسنل Contact کریں اس سے آپ کو کامیابی ہوگی اور بریک تھرو ہوگا۔ فرمایا **صرف اخبارات میں آرٹیکل لکھ کر، مضمون لکھ کر کام نہیں ہوگا۔ بلکہ انفرادی رابطے قائم** کرنے پڑیں گے۔

حضور انور نے فرمایا۔ عہدیدار اپنا بھی جائزہ لیں۔ اپنے گھروں میں ہی ٹھیک ہو جائیں تو برکت گھروں سے پڑتی ہے۔ اپنے گھروں میں بھی جائزہ لینا چاہئے۔ فرمایا یہاں مسجد میں اپنی مجالس کے علاوہ ایسے پروگرام ہوں جو نوجوانوں کی دلچسپی کا موجب ہوں۔ کوئی موضوع رکھ لیں جس پر اظہار خیال ہو۔ اِن ڈور کھیلوں وغیرہ کے پروگرام ہوں۔ فرمایا آپ نصیحت تو کر سکتے ہیں لیکن سختی نہیں کر سکتے۔ پس نصیحت کرتے چلے جائیں۔ فرمایا ہر احمدی بچے کی تربیت کرنی چاہئے۔ اپنے گھر سے تربیت شروع کریں۔ فرمایا مستقل بیماری انٹرنیٹ کی ہے اور TV کے مخرب الاخلاق پروگرام ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اگر ماں باپ گھر پر وقت نہ دیں تو بچے باہر سکون تلاش کرتے ہیں پھر غلط کمپنی مل جاتی ہے۔ فرمایا اس معاشرہ میں رہنا ہے تو عام حالات سے زیادہ قربانیاں دینی پڑیں گی۔

حضور انور نے فرمایا گھروں میں بیٹھ کر ماں باپ جماعتی معاملات، نظام کو ڈسکس نہ کریں کہ فلاں عہدیدار کی زیادتی ہے یا فلاں نے یہ کیا ہے۔ اس سے بچے اثر لیتے ہیں۔ اس طرح گھر کا ماحول خراب ہوتا ہے اور گھر کی اصلاح نہیں ہوتی اور معاشرہ کی اصلاح نہیں ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا آپس میں ناراضگیاں چھوڑیں۔ محبتیں بڑھائیں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ حضور انور نے فرمایا عہدیداروں کو وسعت حوصلہ سب سے زیادہ دکھانی چاہئے۔ جب آپ لوگ سو فیصد عمل نہیں کریں گے تو پھر دوسرے اس پر کیا عمل کریں گے۔

بعض لوگوں کی آپس میں رنجشیں ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر میرے خطبات سنے ہوتے تو آپس کی رنجشیں ہو ہی نہیں سکتی تھیں۔ اب بھی جو روٹھے ہوئے ہیں پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کو ملیں اور ساتھ لے کر چلیں۔ اصل یہ چیز ہے کہ ان کو قریب لانا ہے۔ برداشت، حوصلہ بہت بڑی چیز ہے۔

حضور انور نے فرمایا گھر سے تربیت ہوگی۔ ماں باپ نماز پڑھیں گے، تلاوت قرآن کریم کریں گے تو بچے بھی اثر لیں گے اور اسی طرح کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا بچوں کو یہ اچھی طرح سمجھا دینا چاہئے کہ فلاں فلاں چیزیں تمہارے لئے نقصان دہ ہیں۔ ہم تمہاری آزادی میں دخل نہیں دیتے لیکن یہ بتا دیتے ہیں کہ یہ یہ چیزیں تمہارے لئے نقصان دہ ہیں ان کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

شعبہ وقف نو کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ بچوں کو فجر کی نماز کی ادائیگی کی عادت ڈالیں۔ رات کو اپنے سونے اور دوبارہ اٹھنے کی ایڈجسٹمنٹ اس طرح کریں کہ فجر کی نماز وقت پر ادا ہو۔ حضور انور نے فرمایا مایوس ہرگز نہیں ہونا۔ جب دنیا میں کامیابیاں حاصل کرنی ہیں تو مایوسی کو چھوڑ دیا جاتا ہے، فرمایا ہمت کریں اور مل کر کام کریں۔

نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ یہ میٹنگ بارہ بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

اس میٹنگ کے بعد لجنہ کی عمارت کی توسیع کے سلسلہ میں آرکیٹیکٹ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ حضور انور کی خدمت میں نقشہ جات اور پلاننگ پیش کی گئی۔ حضور انور نے اس بارہ میں ہدایات سے نوازا۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سویڈن میں ورود مسعود

آج پروگرام کے مطابق کوپن ہیگن ڈنمارک سے مالمو (Malmo) سویڈن کے لئے روانگی تھی۔ سوا بارہ بجے حضور انور

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ احباب جماعت ڈنمارک صبح سے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے مسجد نصرت جہاں میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب احباب کا السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔اس دوران بچیاں الوداعی نظمیں مسلسل پڑھ رہی تھیں۔

جاتے ہو مری جاں خدا حافظ و ناصر اور

لو جاؤ تم کو سایۂ رحمت نصیب ہو

کی دعائیہ نظمیں بچیاں کورس کی شکل میں اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے ہوئے اور ہلاتے ہوئے پڑھ رہی تھیں۔روانگی سے قبل پولیس کے ان دو گارڈز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا جو ملکی انتظامیہ کی طرف سے دورہ کے شروع سے لے کر آخر تک حضور انور کے ساتھ رہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور بارہ بجکر ۲۵ منٹ پر ڈنمارک سے (Malmo) سویڈن کے لئے روانگی ہوئی۔

مالمو میں ورود مسعود

کوپن ہیگن سے مالمو (Malmo) کا فاصلہ ۴۵ کلو میٹر ہے کوپن ہیگن اور مالمو کے درمیان سمندر ہے جس پر ۱۶ کلو میٹر لمبا پل تعمیر کر کے ان دونوں شہروں کو آپس میں ملا دیا گیا ہے۔پُل کراس کر کے حضور انور جونہی سویڈن کی سرحد میں داخل ہوئے تو امیر صاحب سویڈن ، مبلغ انچارج صاحب سویڈن ، صدر خدام الاحمدیہ و دیگر جماعتی عہدیداران اور خدام نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔

حضرت امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سویڈن کا یہ پہلا دورہ ہے۔آج کا دن جماعت سویڈن کے لئے بہت مبارک دن ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم آج پہلی بار سویڈن کی سرزمین میں پڑے ہیں۔اللہ یہ سعادت جماعت سویڈن کے لئے ہر پہلو سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سویڈن کے اس وفد کو شرف مصافحہ بخشا اور یہاں سے Malmo کے لئے روانگی ہوئی۔

بارہ بجکر ۵۵ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الحمد Malmo پہنچے جہاں احباب جماعت Malmo سویڈن مرد و خواتین ، بچوں بوڑھوں نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں نے گروپس کی صورت میں خیر مقدمی نغمات پیش کئے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے لجنہ کی طرف بھی تشریف لے گئے۔ایک بچے اور بچی نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔حضور انور نے مجلس عاملہ مالمو کے ممبران کو شرف مصافحہ بخشا اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب احباب کو السلام علیکم کہا اور مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ اور دفاتر وغیرہ کا معائنہ فرمایا اور ہدایات دیں۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الحمد مالمو میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب ڈنمارک ، مبلغ سلسلہ ڈنمارک ، صدر انصار اللہ ، صدر خدام الاحمدیہ ڈنمارک اور ڈنمارک سے ساتھ آنے والے خدام کو شرف مصافحہ بخشا۔یہ سب احباب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کوپن ہیگن (ڈنمارک) سے مالمو (سویڈن) تک چھوڑنے ساتھ آئے تھے۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

سوا پانچ بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ Malmo، Helsingborg اور Perstorp جماعتوں کی پچاس فیملیز کے 185 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بھی بنوائیں۔

ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات پونے نو بجے تک جاری رہا۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الحمد مالمو میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔حضور انور کا رات کا قیام بیت الحمد مالمو میں تھا۔

بیت الحمد مالمو (Malmo) کی عمارت گیارہ سو مربع میٹر کے رقبہ پر مشتمل ہے۔یہ عمارت ۱۹۸۴ء میں مالمو (Malmo) شہر کے علاقہ Klogerups میں خریدی گئی تھی۔اس عمارت کے ایک ہال کو مردوں کے لئے اور ایک ہال کو عورتوں کے لئے مسجد کی شکل دی گئی ہے۔اس کے علاوہ اس عمارت میں دفاتر ہیں اور رہائشی حصہ بھی ہے۔بیت الحمد کے بیرونی لان میں مارکی لگا کر احباب جماعت اور آنے والے مہمانوں کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور سارے کام خوش اسلوبی سے طے پائے۔

12/ستمبر 2005ء بروز سوموار:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الحمد مالمو میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

مجلس عاملہ مولمو کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق صبح سوا دس بجے مجلس عاملہ جماعت احمدیہ مالمو (Malmo) کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور نے دعا کروائی اور فرمایا جو نصائح میں کر چکا ہوں ان پر عمل کریں۔

نو مبائعین کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ ان سے رابطے قائم کریں اور باقاعدہ نظام کا حصہ بنائیں اور جن لوگوں نے بیعتیں کروائی ہیں ان کے ذریعہ ان کو نظام جماعت کے قریب لے کر آئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنرل سیکرٹری کو ہدایت فرمائی کہ اپنے تمام حلقوں سے باقاعدہ رپورٹ حاصل کیا کریں۔سیکرٹری امور خارجہ کو فرمایا کہ یہاں کے سرکاری حکام سے تعلق رکھیں۔لوکل کونسل اور مقامی افسران سے تعلق رکھیں۔

شعبہ سمعی و بصری کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہر مہینہ پروگرام بنا کر بھجیں۔فرمایا آپ کے یہ پروگرام آپ کے نو مبائعین کے بھی کام آجائیں گے۔سیکرٹری اشاعت اور سیکرٹری ضیافت نے بھی اپنے کام کی رپورٹ پیش کی۔

سیکرٹری تبلیغ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ جس عربی شخص نے بیعت کی ہے جب بھی اس کی فیملی آئے تو لجنہ کے ذریعہ اس سے رابطہ کریں۔شعبہ وصایا کا جائزہ لینے کے بعد حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ کوشش کریں کہ کمانے والے وصیت کریں ان کی مالی قربانی اصل چیز ہے۔

حضور انور نے تفصیل سے مالمو جماعت کے بجٹ ، چندہ دہندگان اور چندہ کے معیار کا بھی جائزہ لیا۔حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اگر ایک فیملی میں چار کمانے والے ہیں تو چاروں کا علیحدہ علیحدہ بجٹ ہوگا۔حضور انور نے فرمایا صرف رقم جمع کرنا مقصد نہیں ہے۔اصل مقصد تزکیہ نفس ہے۔

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید اور وقف جدید کے بجٹ کا بھی جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

سیکرٹری تعلیم و تربیت کے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ جمعہ کی حاضری بڑھائیں۔نیز یہ بھی جائزہ لیں کہ MTA کتنے سنتے ہیں ، کتنے لوگ خطبہ سنتے ہیں۔یہ بھی جائزہ لیں کہ کتنے گھروں میں کنکشن ہیں۔فرمایا یہاں کیبل کمپنیاں ہیں ان سے رابطہ کریں اور پتہ کریں کہ MTA کو کیبل پروگرام میں شامل کیا جاسکتا ہے۔فرمایا اس طرح MTA ان سب گھروں تک پہنچ جائے گا جہاں کیبل کا نظام ہے۔

مجلس عاملہ جماعت Malmo کے ساتھ یہ میٹنگ دس بجکر ۳۵ منٹ پر ختم ہوئی۔آخر پر مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق مالمو (Malmo) سے گوتھن برگ (Gotenburg) کے لئے روانگی تھی۔مالمو سے گوتھن برگ کا فاصلہ ۲۸۰ کلو میٹر ہے۔

دس بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔احباب جماعت مالمو کے مرد و خواتین ، بچے بوڑھے حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھے۔بچیاں الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور اجتماعی دعا کروائی۔اس کے بعد گوتھن برگ کی طرف روانگی ہوئی۔

راستہ میں کچھ دیر کے لئے رُک کر اس قطعہ زمین کو دیکھنے کا پروگرام تھا جو جماعت احمدیہ Malmo اپنے نئے سنٹر کے لئے خریدنے کی کارروائی کر رہی ہے اور اس کی خرید کا معاملہ ابھی مختلف پراسس میں ہے۔

یہ قطعہ زمین جماعت مالمو کے موجودہ مشن ہاؤس بیت الحمد سے قریباً دو کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے اور Malmo شہر کے Elisedal علاقہ میں واقع ہے۔قریباً دس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور اس قطعہ زمین پر پہنچے۔اس کا رقبہ 1.23 ایکڑ ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس جگہ کا معائنہ فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ یہاں مسجد اور مشن ہاؤس کے علاوہ دفاتر بھی بنائیں اور گیسٹ ہاؤس بھی بنائیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی تعمیر ، رقبہ اور نمازیوں کی گنجائش کے بارہ میں بھی ہدایات دیں۔اس طرح مشن ہاؤس ، مبلغ کے لئے رہائشی حصہ اور گیسٹ ہاؤس کی تعمیر اور اس میں بنیادی ضروریات اور سہولیات مہیا کرنے کے بارہ میں بھی ہدایات دیں اور فرمایا اکرم احمدی صاحب چیئر مین احمدیہ آرکیٹیکٹ ایسوسی ایشن یہاں آئیں۔جگہ دیکھیں اور ان کی مدد سے اپنے نقشے وغیرہ مکمل کریں۔

گوتھن برگ میں ورود مسعود، والہانہ استقبال

گیارہ بجکر دس منٹ پر یہاں سے آگے گوتھن برگ کی طرف روانگی ہوئی۔راستہ میں ایک جگہ کچھ دیر رکنے کے بعد سفر جاری رہا۔اڑھائی بجے دوپہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد ناصر گوتھن برگ پہنچے۔یہاں احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کی منتظر تھی۔احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔بچوں اور بچیوں نے استقبالیہ اور خیر مقدمی نغمات پیش کئے۔حضور انور کچھ دیر کے لئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔حضور انور کی رہائش مسجد سے ملحقہ رہائشی حصہ میں تھی۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد ناصر گوتھن برگ میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مسجد ، مشن ہاؤس ، دفاتر اور رہائشی حصہ کا معائنہ فرمایا۔حضور انور نے دریافت فرمایا کہ مسجد میں جو توسیع ہوئی ہے تو اب اس میں کتنے نمازیوں کی گنجائش ہے حضور کو بتایا گیا کہ مردوں اور عورتوں کے حصہ کو ملا کر اب اس میں ایک ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے۔حضور انور نے پرانی مسجد کی حدود کے بارہ میں دریافت فرمایا تو منتظمین نے بتایا کہ پرانی مسجد کی بنیادیں اب اس موجودہ مسجد کے درمیان میں آ گئی ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے دفاتر کا معائنہ فرمایا اور کچن بھی معائنہ فرمایا۔لائبریری بھی تشریف لے گئے اور کتب کے بارہ میں جائزہ لیا اور ہدایات دیں اور فرمایا کہ جو نئی کتب شائع ہوئی ہیں وہ بھی منگوائیں اور لائبریری میں رکھیں۔حضور انور نے خصوصاً عربی کتب کے بارہ میں دریافت فرمایا۔اور ہدایت دی کہ عربی زبان کی کتب بھی منگوائیں خواہ تھوڑی منگوائیں وہ بھی یہاں رکھیں۔ حضور انور نے ڈائننگ ہال ، میٹنگ ہال ، لجنہ کے ہال اور دفاتر کا بھی معائنہ فرمایا۔حضور انور کچھ دیر کے لئے مبلغ سلسلہ سویڈن کے گھر بھی تشریف لے گئے۔

حضور انور نے MTA سٹوڈیو بھی دیکھا اور MTA کی ٹیم کو ہدایت فرمائی کہ اب اس نئی مسجد کو MTA پر دکھائیں۔پرانی مسجد میں توسیع ہو کر اب یہ نئی مسجد بن چکی ہے۔

فیملی و انفرادی ملاقاتیں

معائنہ کے بعد چھ بجے حضور انور اپنے دفتر تشرف لائے اور فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔جماعت گاتھن برگ ، Alingsos، Boros، Yonshoping کی 32 فیملیز کے 134 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوائیں۔آج ملاقات کرنے والوں میں کینیڈا سے آنے والی ایک فیملی بھی شامل تھی۔ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔اس کے بعد حضور انور نے مسجد ناصر میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

مسجد ناصر (گاتھن برگ)

مسجد ناصر اللہ تعالیٰ کے فضل سے سویڈن میں پہلی مسجد ہے جس کی تعمیر کی توفیق اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ سویڈن کو عطا فرمائی ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 27/ستمبر 1975ء کو سویڈن کے شہر گاتھن برگ (GothenBurg) کی اس پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔حضور رحمہ اللہ نے متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ قادیان کی مسجد مبارک کی وہ مبارک اینٹ نصب فرمائی جو قبل ازیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے دعاؤں کے ساتھ اس مسجد کی بنیاد میں نصب کرنے کے لئے بھجوائی تھی۔

یہ مسجد ایک چھوٹی سے پہاڑی پر واقع ہے۔325 مربع میٹر مسقّف حصہ پر مشتمل مسجد کی تعمیر مکمل ہونے پر 20/اگست 1976ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرما کر مسجد ناصر کا افتتاح فرمایا۔مسجد ناصر کا قطعہ زمین آٹھ ہزار مربع میٹر ہے۔یہ قطعہ زمین پہلے لیز پر تھا 1997ء میں جماعت نے اس قطعہ زمین کو خرید لیا۔

1999ء میں اس مسجد میں توسیع کی گئی ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر مکرم محمد عثمان چینی صاحب نے حضور انورؒ کے نمائندہ کی حیثیت سے اس مسجد کی نئی بنیادوں میں سنگ بنیاد رکھا۔ایک ہزار چار سو مربع میٹر دو منزلہ مسقّف عمارت پر مشتمل نہایت خوبصورت مسجد ناصر اپنی موجودہ صورت میں ایک ہزار سے زائد نمازیوں کو اپنے اندر سمو سکتی ہے۔ گراؤنڈ فلور پر مسجد کے بڑے مردانہ ہال سے ملحق لائبریری ہال ، ڈائننگ ہال ، کچن اور پانچ دفاتر اور ایک فلیٹ پر مشتمل عمارت ہے۔جبکہ دوسری منزل پر عورتوں کے لئے ایک بڑا ہال ، چھوٹے بچوں کے لئے شیشہ بند نرسری ، اس سے ملحق دو ہالز اور لجنہ کا دفتر ہے۔اسی فلور پر ایک گیسٹ ہاؤس بھی ہے۔دو دفاتر اور MTA کا خوبصورت سٹوڈیو ہے۔مسجد پر دو گنبد ہیں اور مسجد کے ساتھ منارۃ المسیح کی طرز کا مینار تعمیر کیا گیا ہے۔یہ مسجد چونکہ اونچائی پر واقع ہے اس لئے دور دور سے نظر آتی ہے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL U.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

اصحاب احمدؑ کا قیام لیل

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 25 ستمبر 2004ء میں مکرم عبدالسمیع خانصاحب کے تحریر کردہ ایک مضمون میں اصحاب احمدؑ کی رات کی عبادات اور نماز تہجد میں باقاعدگی کا تذکرہ ہے۔ اس مضمون کا ایک حصہ قبل ازیں ہفت روزہ ''الفضل انٹرنیشنل'' 22 اپریل کے اسی کالم کی زینت بن چکا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سوتے وقت اپنے سرہانے دعا کرانے والوں کی لسٹ رکھ لیتے اور تہجد میں اٹھ کر دعا کرتے۔ ایک دفعہ آپ کے پاس دق کا ایک لاعلاج بیمار آیا۔ فرمایا کل دکھانا۔ رات کو نماز تہجد میں مریض کے لئے بہت دعا کی جس پر اس کی صحت کی آپ کو الہاماً بشارت ملی۔ صبح آپ نے یہ خوشخبری سنائی۔ چنانچہ حضور کے تجویز کردہ نسخہ کے چند روز استعمال کے بعد وہ بالکل تندرست ہوگیا۔

☆ حضرت مصلح موعودؓ کو نماز کی محبت گھٹی میں پلائی گئی تھی۔ اور بچپن ہی سے عبادت اور نوافل کی طرف بہت زیادہ توجہ تھی۔ حضرت شیخ غلام احمد صاحب فرماتے ہیں: ''مرزا محمود احمد صاحبؓ کو باقاعدہ تہجد پڑھتے ہوئے دیکھا اور یہ بھی کہ وہ بڑے لمبے سجدے کرتے ہیں''۔

حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالویؓ نے بھی آپؓ کو تہجد کی نماز میں لمبے لمبے سجدے اور خشوع و خضوع سے دعائیں کرتے ہوئے دیکھا تو ان کے دل میں ایک عجیب سوال پیدا ہوا۔ حضرت شیخ صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ: ''آپؓ کے اس جوانی کے عالم میں جبکہ ہر طرح کی سہولت اپنے گھر میں حاصل ہے، زمینداری بھی ہے اور ایک شاہانہ قسم کی زندگی بطور صاحبزادہ، شہزادہ بسر کر رہے ہیں تو میرے دل میں سوال پیدا ہوا کہ آپ کو کس ضرورت نے مجبور کیا ہے کہ وہ تہجد میں آکر لمبی دعائیں کریں۔ یہ بات میرے دل میں بار بار یہ سوال پیدا کرتی تھی لیکن حضرت ممدوح سے پوچھنے کی جرأت نہ پاتا تھا۔ لیکن ایک دن جرأت کر کے جبکہ وہ حضرت خلیفہ اولؓ کی صحبت سے اٹھ کر اپنے گھر کو جا رہے تھے، راستہ میں السلام علیکم کر کے روک لیا اور اپنی طرف متوجہ کر لیا اور نہایت عاجزی سے حضرت میاں صاحب کی خدمت میں معافی مانگ کر پوچھا کہ وہ مقصد جس کے لئے آپ تہجد میں لمبی لمبی دعائیں کرتے ہیں وہ کیا ہے؟ اور نیز عرض کیا کہ میں بھی اس غرض کے لئے دعا کروں گا تاکہ وہ غرض آپ کو حاصل ہوجائے۔ اس کے جواب میں حضرت ممدوح نے مسکرا کر فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس بات کی دعا کرتے ہیں کہ خدا کے راستے میں جو انہوں نے کام کرنا ہے اس کے لئے انہیں مخلص دوست اور مددگار میسر آجائیں''۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت مصلح موعودؓ کی چشمدید گواہی ہے: ''حضرت مصلح موعودؓ کی تہجد کی نماز بعض دفعہ اتنی لمبی ہوجاتی کہ مجھے حیرت ہوتی تھی کہ اتنا لمبا وقت آپ کھڑے کس طرح رہتے ہیں۔ میں نے سجدہ کی نسبت قیام میں آپ کو زیادہ دعائیں کرتے دیکھا ہے۔ بعض دفعہ ایک ایک رکعت میں ڈیڑھ دو گھنٹے کھڑے رہتے ہیں۔ تہجد میں آپ کا عموماً یہ طریق تھا کہ ایسے وقت میں تہجد پڑھتے کہ تہجد کی نماز کے ختم ہونے اور صبح کی نماز میں خاصا وقت ہوتا۔ تہجد پڑھ کر لیٹ جاتے اور تھوڑا سا سو بھی لیتے اور پھر اٹھ کر صبح کی نماز پڑھتے''۔

☆ حضرت اماں جانؓ کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں: ''آپؓ کی نیکی اور دینداری کا مقدم ترین پہلو نماز اور نوافل میں شغف تھا۔ پانچ فرض نمازوں کا تو کیا کہنا ہے حضرت اماں جانؓ نماز تہجد اور نماز ضحیٰ کی بھی بے حد پابند تھیں اور انہیں اس ذوق وشوق سے ادا کرتی تھیں کہ دیکھنے والوں کے دلوں میں بھی ایک خاص کیفیت پیدا ہونے لگتی تھی۔ بلکہ ان نوافل کے علاوہ بھی جب موقعہ ملتا تھا نماز میں دل کا سکون حاصل کرتی تھیں۔ میں پوری بصیرت کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ (فداہ نفسی) کی یہ پیاری کیفیت کہ میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے حضرت اماں جان کو بھی اپنے آقا سے ورثے میں ملی تھی''۔

☆ حضرت میاں عبدالرشید صاحبؓ نے بیان کیا کہ: ''لنگے منڈی میں ہمارے مکانوں کے سامنے جو چھوٹی سی مسجد ہے اس وقت حضرت مولوی رحیم اللہ صاحب کی مسجد کہلاتی تھی۔ حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب نے کابل جاتے ہوئے اسی مسجد میں قیام فرمایا تھا۔ آپ سارا دن اور ساری رات عبادت میں مشغول رہتے۔ جب انہیں ہمارے والد صاحب کہتے کہ آپ آرام بھی کیا کریں تو آپ فرماتے کہ میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا نہیں کرسکتا کہ اس نے مجھے اس انسان کی زیارت کا موقعہ عطا فرمایا جس کی انتظار صدیوں سے ہورہی تھی''۔

☆ حضرت مولوی فضل الٰہی صاحبؓ بھیروی فرماتے ہیں: ''میرے والد دین سخت حنفی تھے۔ بندہ کو امرتسر جناب قاضی سید امیر حسین صاحب مرحوم کے پاس آنے سے احمدیت کا علم ہوا۔ بندہ نے حضرت مسیح موعود کی صداقت کے لئے ماہ رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف کے ایام میں بہت دعا استخارہ کی۔ اور دعا میں یہ درخواست تھی کہ مولیٰ کریم مجھے اطلاع فرما کہ جس حالت میں اب ہوں یہ درست ہے یا جو اس وقت حضرت مسیح موعود کا دعویٰ ہے وہ درست ہے۔ اس پر مجھے دکھلایا گیا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں لیکن رُخ قبلہ کی طرف نہیں ہے اور سورج کی روشنی بوجہ کسوف کے بہت کم ہے۔ جس سے تفہیم ہوئی کہ تمہاری موجودہ حالت کا نقشہ ہے۔ دوسرے روز نماز عشاء کے بعد پھر رو رو کر بہت دعا کی تو حضرت مسیح موعودؑ نے خواب میں فرمایا کہ اصل دعا کا وقت جوف اللیل کے بعد کا ہوتا ہے۔ جس طرح بچہ کے رونے پر والدہ کے پستان میں دودھ آجاتا ہے۔ اسی طرح پچھلی رات گریہ وزاری خدا کے حضور کرنے سے خدا کا رحم قریب آجاتا ہے۔ اس کے بعد بندہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی غلامی اختیار کرلی اس کے بعد حضور کی پاک صحبت کی برکت سے یہ فائدہ ہوا کہ ایک روز نماز تہجد کے بعد خاکسار سجدہ میں دعائیں کر رہا تھا کہ غنودگی کی حالت ہوگئی جو ایک کشفی رنگ تھا۔ ایک پاکیزہ شکل فرشتہ میرے پاس آیا۔ جس کے ہاتھ میں ایک خوبصورت سفید کوزہ پانی سے بھرا ہوا اور ایک ہاتھ میں ایک خوبصورت چھری تھی۔ اس نے چھری سے میرے سینہ کو چاک کیا اور اس کوزہ کے صاف پانی سے اس کو خوب صاف کیا لیکن مجھے کوئی تکلیف محسوس نہ ہوئی اور نہ ہی خوف کی حالت پیدا ہوئی۔ جب وہ چلے گئے تو میں نے خیال کیا کہ اب میں نے صبح کی نماز ادا کرنی ہے اور یہ تمام بدن چیرا ہوا ہے۔ ہاتھ پاؤں کو ہلانا شروع کیا تو کوئی تکلیف معلوم نہ ہوئی اور حالت بیداری پیدا ہوگئی۔ اس کے بعد نماز فجر ادا کی۔ ...... بعد میں بھی آپ ساری عمر نماز تہجد پر کاربند رہے۔

☆ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانیؓ فرماتے ہیں: ''نماز تہجد کا ان دنوں زیادہ التزام ہوا کرتا تھا اور قریباً سبھی لوگ نماز تہجد پڑھا کرتے تھے۔ تہجد کی نماز کے بعد لوگ اپنی اپنی جگہ دعا و استغفار میں مشغول رہتے حتیٰ کہ اذان ہو جاتی تھی۔ اذان سن کر دو رکعت سنت بھی عموماً اپنے اپنے ڈیروں ہی پر پڑھ کر مسجد آتے اور جماعت کی انتظار میں خاموش ذکر الٰہی میں مصروف رہتے تھے''۔

☆ حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحبؓ نے ایک مضمون میں حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں 10 خاص باتوں کا تذکرہ کیا۔ ان میں سے 2 باتیں یہ ہیں:

1۔ قریباً تمام احمدی تہجد گزار ہوتے تھے۔ ہائی سکول کے بورڈ کا ایک طبقہ قیام اللیل کرتا، نماز نیم شب پڑھتا۔ اپنے معصوم چہروں پر اشکوں کے موتی بہا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا۔

2۔ صبح کو قرآن پاک کی تلاوت سے در و دیوار گونجتے تھے۔

☆ زمانہ خلافت اولیٰ میں رمضان شریف میں قادیان کا روحانی نظارہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ اس بے مثال کیفیت کا کسی قدر تصور دلانے کے لئے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے ستمبر 1912ء میں ایک نوٹ میں لکھا: ''تہجد کے وقت مسجد مبارک کی چھت پر اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوتا ہے۔ صوفی تصور حسین صاحب خوش الحانی سے قرآن شریف تراویح میں سناتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحبؓ بھی قرآن شریف سننے کے لئے اسی جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ تراویح ختم ہوئیں تو تھوڑی دیر میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کی آواز بلند ہوتی ہے۔

☆ حضرت چوہدری اللہ بخش صاحبؓ تہجد کے پابند تھے۔ آخری ایام میں سردی کی لمبی راتوں میں رات 2 بجے ہی نماز تہجد شروع کر دیتے تھے۔

☆ حضرت چوہدری غلام قادر صاحبؓ آف سیالکوٹ بیعت سے پہلے نماز کے بالکل تارک تھے۔ بیعت کے بعد عابد شب بیدار بن گئے۔

☆ حضرت حافظ معین الدین صاحبؓ بہت عابد آدمی تھے۔ تمام رات عبادت کرتے رہتے تھے اور سوتے کم تھے اور جاگتے زیادہ تھے، بڑھاپا اور کمزوری میں عموماً گھر میں رہتے تھے اور وظیفہ کرتے رہتے تھے حتیٰ کہ پاؤں سوج جاتے تھے۔

☆ حضرت حاجی غلام احمد صاحبؓ آف کریام کی وفات پر منشی برکت علی صاحب نے لکھا: ''اکثر حصہ رات کا یہ بزرگ نماز اور دعاؤں میں گزارتے تھے''۔

مکرم چوہدری اقبال احمد صاحب دھوتڑ

مکرم چوہدری اقبال احمد صاحب یکم اگست 1951ء کو پنڈی دھوتڑاں تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں پیدا ہوئے۔ آپ نے B.A., C.T. پاس کرنے کے بعد نارنگ میں مسلسل تیس سال تک تدریسی خدمات انجام دیں۔ آپ کا مختصر ذکر خیر روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 4 دسمبر 2004ء میں مکرم محمد خورشید قریشی صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

آپ اپنے والد مکرم چوہدری محمد حسین صاحب کی وفات کے بعد تقریباً 9 سال تک صدر جماعت بھی رہے۔ اس دوران آپ نے پنڈی دھوتڑاں میں احمدیہ مسجد بنائی اور اپنا 4 کنال کا رقبہ احمدیہ قبرستان کے لئے مختص کیا۔ آپ کو سلسلہ کی کتب کے مطالعہ کا شوق تھا۔ نہایت غریب پرور شخص تھے، صلح جوئی طرۂ امتیاز تھا۔ کامیاب داعی الی اللہ، دعا گو، تہجد گزار، صاحب علم دوست تھے۔ مہمان نوازی تو گویا ورثہ میں ملی ہوئی تھی۔

آپ کے سکول میں 25 افراد پر مشتمل سٹاف تھا جو سارے آپ کے مخالف تھے اور مکمل بائیکاٹ کئے ہوئے تھے لیکن اس کے باوجود آپ دعوت الی اللہ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ جماعتی رسائل اپنے سکول کے پتہ پر بذریعہ ڈاک منگواتے تھے۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 11 نومبر 2004ء میں مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

سُستیاں چھوڑ دے، اُٹھ باندھ کمر آج کی رات
آج تھکنا نہیں مغرب تا فجر، آج کی رات
آنکھ لگتی نہیں عاشق کی تو لمحہ بھر بھی
اور کب جاگے گا، جاگا نہ اگر آج کی رات
مرتبے آج سبھی لے گئے رونے والے
جن کو آتا تھا تڑپنے کا ہنر آج کی رات
میری تقدیر سنور جائے جو رحمت ہو تری
لیلۃ القدر، میسر ہو اگر آج کی رات

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol. 12 Friday October 21 , 2005 Issue No. 42

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ کی مختصر جھلکیاں

ڈنمارک سے پہلی مرتبہ MTA کے توسط سے خلیفۃ المسیح کا خطبہ جمعہ کی Live نشریات ۔ بیعت کی تقریب، تقریب آمین، واقفین نو بچوں اور اور بچیوں کی الگ الگ کلاسز کا انعقاد خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ، انصاراللہ اور جماعت کی نیشنل مجالس عاملہ سے الگ الگ میٹنگز میں کارکردگی کا تفصیلی جائزہ اور جماعتی ترقی و استحکام کے لئے بیش قیمت ہدایات ۔

قرآن کریم کے ڈینش ترجمہ کی ٹیم کے ارکان کے ساتھ میٹنگ۔ فیملی ملاقاتیں ۔ دورۂ ڈنمارک کی پریس میڈیا میں کوریج۔

مالمو اور گاتھن برگ (سویڈن) میں ورود مسعود، والہانہ استقبال، فیملی ملاقاتیں، مالمو کی مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ، مالمو میں مسجد و مشن ہاؤس کے لئے زیر خرید جگہ کا معائنہ۔ مسجد ناصر گاتھن برگ اور مشن ہاؤس و دفاتر کا معائنہ اور موقع پر ضروری ہدایات ۔

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

8 ستمبر 2005ء بروز جمعرات:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور سرانجام دیئے۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں میں تشریف لاکر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

بعد از سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے فیملی اور انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں ۔ڈنمارک کی مختلف جماعتوں کے 35 خاندانوں کے 135 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ ملاقات کرنے والوں میں بہت سے خاندان، بچے بوڑھے، مرد خواتین ایسے تھے جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پہلی بار مل رہے تھے۔ ان کے جذبات اور خوشی اور مسرت کا اظہاران کے چہروں سے عیاں تھا۔ سبھی اپنی اس خوش نصیبی اور سعادت پر بے حد خوش تھے۔ اللہ تعالیٰ ان برکتوں اور سعادتوں کو اور جو روحانی تبدیلی ان میں آئی ہے اس کو ان کے لئے دائمی بنادے۔

پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں میں تشریف لاکر مغرب وعشا کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

9 ستمبر 2005ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں پڑھائی۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

خطبہ جمعہ

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں تشریف لاکر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آج کا دن جماعت احمدیہ ڈنمارک کے لئے ایک تاریخی اہمیت کا حامل دن تھا۔ ڈنمارک کی سرزمین سے خلیفۃ المسیح کا یہ پہلا خطبہ جمعہ تھا جو ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر ہوا۔ اس طرح آج ڈنمارک بھی ان خوش قسمت ممالک کی فہرست میں شامل ہوگیا جہاں سے MTA کی Live نشریات ہوئی ہیں ۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا متن حسب دستور علیحدہ شائع ہورہا ہے۔ تین بجے حضور انور نے نماز جمعہ اور عصر کی نماز جمع کرکے پڑھائیں۔

بیعت کی تقریب

نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی۔ سات ممبران پر مشتمل ایک عرب فیملی اور ایک ڈینش دوست احمدیت میں داخل ہوئے ۔عرب فیملی کے سربراہ اور ڈینش دوست نے حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی ۔بیعت کی یہ تقریب MTA پر Live نشر ہوئی۔ ان نو احمدیوں سے بیعت لینے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی اور انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں ۔ کوپن ہیگن اور ناکسو جماعتت کی 30 فیملیز کے 135 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا ۔اور تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات آٹھ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد آمین کی تقریب ہوئی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بچوں اور ایک بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پریس میں دورہ کی کوریج

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انٹرویو اور دورہ کی دیگر تفصیلات اور پروگراموں کے بارہ میں اخبارات میں اشاعت کا سلسلہ آج بھی جاری رہا۔ آج درج ذیل تین اخباروں نے اپنی اشاعت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ حضور انور کے خطاب اور انٹرویوز پر مشتمل مضامین اور آرٹیکل شائع کئے۔

(۱) اخبار Ekstra Bladet (اس اکیلے اخبار کی روزانہ اشاعت 4 لاکھ ہے) ۔(۲) اخبار Jyske Vestkysten
(۳) اخبار Roskilde Stiftidens

اس کے علاوہ آج حضور انور کے خطبہ جمعہ کے دوران درج ذیل تین اخبارات کے نمائندے آئے اور انہوں نے حضور انور کی تصاویر بھی لیں۔ اور اخبارات میں اشاعت کے لئے اپنی رپورٹس بھی تیار کیں۔

(۱) اخبار Jyllands Poste (۲) اخبار Vestegnen
(۳) اخبار Hvidovre Avis

پہلے دونوں اخبارات کی اشاعت تین لاکھ ہے۔ موخرالذکر علاقہ کا لوکل اخبار ہے۔ اس کے نمائندہ نے حضور انور کے خطبہ اور نماز جمعہ کی کوریج کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ اور پروگراموں کے بارہ میں امام مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن کا انٹرویو بھی لیا۔

10 ستمبر 2005ء بروز ہفتہ:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

دس بجے مسجد نصرت جہاں میں واقفین نو بچوں کی کلاس ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو ترجمہ سے ہوا جو عزیزم منصور احمد داؤد نے کی ۔اس کے بعد عزیزم سجاد احمد چغتائی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ؎

ہے شکر رب عزّ و جل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں

میں سے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

نظم کے بعد عزیزم دانیال احمد چغتائی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ پیش کی کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنّت میں لے جائے اور آگ سے دور کردے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ عبادت کر۔ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرا۔ نماز پڑھ۔ زکوٰۃ دے اور صلہ رحمی کر یعنی رشتہ داروں کے ساتھ پیار و محبت سے رہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں سے دریافت فرمایا۔ کون کون تلاوت کرتا ہے؟ صبح نماز پڑھتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا امّی ابّو کو نماز کے لئے کہہ دیا کریں کہ وہ آپ کو جگا دیا کریں ۔ ہر احمدی کو تلاوت کرنی چاہئے۔ اور واقفین نو کو اس طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ نماز پڑھنے والے گناہوں سے محفوظ رہتے ہیں ۔حضور انور نے فرمایا کہ جو 15،16 سال کی عمر کے بچے ہیں انہیں پتہ ہے کہ یہاں کس کس طرح کے گناہ ہیں ۔ان گناہوں سے بچیں ۔ چندہ تحریک جدید، وقف جدید میں شامل ہوں۔ چندہ دینے کی عادت پیدا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بارہ میں پڑھیں تا کہ آپ غیر مسلموں کے اعتراضات کے جوابات دے سکیں۔

اس کے بعد عزیزم احسان احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کے موضوع پر تقریر کی اور عزیزم بلاج محمود بُٹر نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں عربی قصیدہ یاعین فیض اللہ و العرفان کے چند اشعار ترنم کے ساتھ پڑھے۔

بعد ازاں عزیزم جبرئیل سیّد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ایمان افروز واقعہ بیان کیا۔ یہ 1904ء کا واقعہ ہے جب آپؑ کچھ دنوں کے لئے لاہور تشریف لے گئے تھے۔ ایک سبز پوش فقیر نے اصرار کیا کہ آپ مجھے لکھ دیں کہ جو کچھ آپ نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے سب سچ ہے ۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک ہفتہ بعد آؤ ہم لکھ دیں گے۔ جب ایک ہفتہ کے بعد وہ آیا تو حضور علیہ السلام نے یہ الفاظ لکھ کر اور اپنی مہر لگا کر اُسے دیئے۔

”میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر جو جھوٹوں پر لعنت کرتا ہے یہ گواہی دیتا ہوں کہ جو کچھ میں نے دعویٰ کیا ہے یا جو کچھ اپنے دعویٰ کی تائید میں لکھا ہے یا جو میں نے الہام الٰہی اپنی کتابوں میں درج کئے ہیں وہ سب صحیح ہے، سچ ہے اور درست ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔ الراقم خاکسار مرزا غلام احمد“۔

اس کے بعد عزیزم اویس ندیم شیخ نے خلافت سے محبت و اطاعت کے موضوع پر تقریر کی ۔ بعد ازاں سلمان طاہر نے ایک لطیفہ پیش کیا۔ جس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت وسوانح کے موضوع پر عزیزم عطاء الحی منیر احمد نے تقریر کی ۔ پروگرام کے آخر پر چھ بچوں عزیزم سیّد اویس حمدانی، سیّد ہارون احمد، جبرئیل سیّد، محبّ الرحمٰن ،صہیب فرہاد البابا اور خالد احمد البابا نے گروپ کی صورت میں ترانہ ”اے مسیحا نفس اے مہ دلبراں“ پیش کیا۔ کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں